﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

هفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک 19رستمبر 2008ء | 18ررمضان المبارک 1429ہجری قمری ❁ 19رتبوک 1387 ہجری شمسی | شمارہ 38

روزہ ڈھال ہے

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے“۔ یعنی ایک مضبوط قلعہ ہے جو آگ کے عذاب سے بچاتا ہے۔ (مسند احمد)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان المبارک تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے

﴾...... ”رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اَکل وشُرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے، دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے، روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رَمَض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں“۔ (الحکم جلد5 نمبر 27 مورخہ 24رجولائی 1901ء صفحہ 2)

﴾...... ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرۃ:186) یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے۔ اور تجلّیٔ قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔

پس اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہل بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبر خدا نے فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ، سلمان یعنی اَلصُّلْحُ کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی۔ اور یہ اپنا کام رِفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی۔ مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا......۔

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالَمِ جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ ’پیری وصد عیب‘۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ﴾ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے“۔

(البدر جلد 1 نمبر 7 مورخہ 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد اوّل صفحہ 646-647)

خلیفۂ وقت کو دعاؤں کی قبولیت کا معجزہ عطا کیا جاتا ہے۔ خلافت کی ایک برکت وحدت قومی ہے۔ خلافت مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کا موجب ہوتی ہے۔

خلفائے احمدیت کی رہنمائی میں ساری دنیا میں اسلام کے غلبہ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے بہت سے پروگرام جاری ہیں

اسلام کا عالمگیر غلبہ اور تکمیل واشاعت ہدایت خلافت کے ذریعہ مقدر ہے۔ اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ ایسا ہی وقوع میں آرہا ہے۔

(مکرم محمود احمد شاہ صاحب، مکرم رفیق احمد حیات صاحب اور مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب کی نہایت مفید اور عالمانہ تقاریر)

عالمگیر بیعت کی حد درجہ ایمان افروز تقریب۔ امسال 3 لاکھ 54 ہزار 638 افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

(جماعت احمدیہ UK کے جلسہ سالانہ 2008ء کے تیسرے روز کی صبح کے اجلاس کی کارروائی کا مختصر خلاصہ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

تیسرے روز کے صبح کے اجلاس کی کارروائی

مورخہ 27رجولائی بروز اتوار جلسہ کا تیسرا روز تھا۔ صبح ٹھیک دس بجے کارروائی کا آغا مکرم محمود احمد شاہد صاحب امیر و مبلغ انچارج آسٹریلیا کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا اردو ترجمہ مکرم قاری محمد عاشق صاحب آف پاکستان نے پیش کی۔ آپ نے سورۃ الصّف کی آیات 11 تا 15 تلاوت کیں۔ اس کے بعد مکرم منصور احمد چوہدری صاحب

رمضان کے مقدس ایام میں پاکستان میں دو معصوم احمدیوں کی المناک شہادتیں

(سندھ کے ایک ممتاز احمدی اور امیر ضلع ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کو میر پور خاص میں اور نوابشاہ میں جماعت کے ضلعی امیر سیٹھ محمد یوسف صاحب کو گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا)

پاکستان کے معصوم احمدیوں کے خلاف ظلم وستم اور معصوموں پر قاتلانہ حملوں کی واردات میں پھر سے ایک تیزی آگئی ہے۔ چنانچہ رمضان کے مقدس مہینہ میں بعض ظالموں نے دو شریف اور معصوم معزز احمدیوں کو بلاوجہ گولیوں کی بوچھاڑ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

۞...... مکرم ناظر صاحب امور عامہ ربوہ کی طرف سے موصولہ اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ کے معروف اور ممتاز فزیشن ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب ضلعی امیر جماعت احمدیہ میر پور خاص کو 8 ستمبر 2008ء کو دوپہر اڑھائی بجے کے قریب ان کے ہسپتال "فضل عمر کلینک" واقع ڈھولن آباد میر پور خاص سندھ میں مریضوں کے معائنہ کے لئے راؤنڈ پر جاتے ہوئے گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا۔ مقتول ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب نہ صرف جماعت احمدیہ کے ضلعی امیر اور ممتاز فزیشن تھے، بلکہ سندھ بھر میں غریب عوام کیلئے بے لوث کام کرنے والے اور سماجی لحاظ سے مخلوق خدا کے ممتاز خادم تھے۔ شہید مرحوم کی عمر 46 سال تھی اور انہوں نے اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ ایک نوعمر بیٹا اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کا بہیمانہ قتل مذہب کے نام پر قتل وغارت گری کرنے والے متعصب مخالفین احمدیت کے انتہائی تعصب وعناد کا آئینہ دار ہے جس کا اظہار پورے ملک میں اکثر وبیشتر ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ 1982ء سے لے کر اب تک پاکستان کے مختلف علاقوں میں 15 ممتاز احمدی میڈیکل ڈاکٹرز اور ایک PHD ڈاکٹر ان مخالفین احمدیت کے تعصب کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔

واضح رہے کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کی شہادت سے ایک روز قبل ایک معروف ٹی وی "جیو" کے پروگرام ''عالم آن لائن'' جو مذہب کے مقدس نام پر نشر کیا جاتا ہے، میں جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی بغض ونفرت کا اظہار کرنے کے علاوہ کھلے عام احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کئے گئے اور عوام کے جذبات کو معصوم احمدیوں کے خلاف انگیخت کرنے میں گھناؤنا کردار ادا کیا گیا۔

۞...... جماعت کے ایک اور سرکردہ رکن سیٹھ محمد یوسف صاحب ضلعی امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ کو 09 ستمبر 2008ء بروز منگل کی شام افطاری سے ایک گھنٹہ قبل تقریباً ساڑھے چھ بجے ان کی دکان سے گھر جاتے ہوئے راستہ میں لیاقت مارکیٹ کے قریب احمدیہ مسجد کے عین سامنے کھلے بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔ سیٹھ محمد یوسف صاحب کو سر، گردن اور سینے میں تین گولیاں لگنے کے بعد طبی امداد کے لئے فوری طور پر مقامی ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپریشن سے چند لمحے قبل ہی موصوف زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

قبل ازیں ماہ ستمبر کے آغاز میں کراچی کے ایک بارونق علاقے میں جماعت احمدیہ کے ایک رکن سعید احمد کو فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا گیا تھا جو تاحال زیر علاج ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عمائدین واراکین پر پے در پے قاتلانہ حملوں کے یہ بہیمانہ واقعات مذہب کے نام پر

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

آف UK نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ۔

''ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں　　　دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلی تقریر مکرم محمود احمد شاہ صاحب نے **''برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں''** کے عنوان پر قرآن وحدیث اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیں۔ آپ نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کو دعاؤں کی قبولیت کا معجزہ عطا کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو خلیفۂ وقت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہئے تا وہ خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے حصہ دار بن سکیں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا تھا کہ وہ احمدی جس کو خلافت سے سچا تعلق نہیں اس کے لئے میری دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

آپ نے فرمایا کہ خلافت کی ایک اور برکت وحدت قومی ہے۔ اور آیت وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا (آل عمران :130) بھی اسی طرف توجہ دلاتی ہے کہ وحدت قومی ایک مرکز پر اکٹھا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد خدا کے رسول ہیں اور انبیاء کے بعد یہ حبل اللہ خلافت کی شکل اختیار کرتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مطابق خلافت کی غرض مسلمانوں میں اتحاد عمل اور اتحاد خیال پیدا کرنا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ہر طرح سے خلیفۂ وقت کی اطاعت اور پیروی کریں۔

آپ نے فرمایا کہ خلافت کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ وہ مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرنے کا موجب بنتی ہے۔ احباب جماعت کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے مکرم شاہ صاحب نے کہا کہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہر سکیم پر فوراً لبیک کہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے نظام وصیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ نظام وصیت خلافت کی روح رواں اور ہماری حفاظت کا ذریعہ ہیں۔ آپ نے کہا کہ 27 مئی کو کئے گئے وعدہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہمیشہ اولاد در اولاد خلافت سے وابستگی کے لئے کوشاں رہیں۔

اپنی تقریر کے اختتام پر مکرم شاہ صاحب نے کہا کہ ہماری ہر ادا اور ہماری ہر حرکت اطاعت خلافت میں رنگی ہونی چاہئے۔ اور ہمیں اپنی جان، مال، وقت اور اولاد کو خلافت کے لئے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔

اس تقریر کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب آف جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے'' پیش کیا۔

اس سیشن کی دوسری تقریر **''خلافت احمدیہ کے سو سال''** کے موضوع پر **مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے** کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں سورۃ النور میں مومنوں کے ساتھ خلافت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اسی وعدہ کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوئی اور 27 مئی 1908ء کو حضرت حافظ حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ جماعت کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے چھ سالہ دور خلافت کا سب سے بڑا کارنامہ خلافت کا استحکام اور فتنہ کے زمانہ میں جماعت کی رہنمائی اور اسے متحد رکھنا ہے۔

1914ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ مکرم امیر صاحب نے آپ کے دور خلافت کے نمایاں کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے نظام شوریٰ کا قیام، صدر انجمن کی توسیع اور نظارتوں کا قیام، بیرون ملک مبلغین اور مشن ہاؤسز کا قیام، 1924ء میں ویمبلے کانفرنس میں شرکت اور مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد، 1934ء میں تحریک جدید کا قیام اور 1957ء میں وقف جدید کا قیام، 1953ء میں اینٹی احمدیہ موومنٹ کے دوران جماعت کی فقیدالمثال رہنمائی فرمائی۔ اور پھر 1948ء میں جماعت کے نئے مرکز کا قیام بھی آپ کے کارناموں میں سے ایک ہے۔

آپ نے علم ومعرفت پر مبنی 200 سے زائد کتب تحریر فرمائیں جن میں آپ کی معرکۃ الآراء تصنیف ''تفسیر کبیر'' جو کہ دس جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن ہے بھی شامل ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ 1965ء میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں سکیم کا آغاز ہوا جس کے تحت مختلف تعلیمی اور طبی مراکز کا قیام افریقہ کے کئی ممالک میں عمل میں آیا۔

1974ء میں جب جماعت کے خلاف ایک مہم چلائی گئی تو اس مشکل وقت میں حضور کی رہنمائی نے جماعت کا شیرازہ بکھرنے سے بچایا۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت کا موقف پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں پیش کیا اور جماعت کے عقائد کا بھرپور دفاع کیا۔

1982ء میں خلافت رابعہ کے ساتھ جماعتی ترقیات کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ حضرت مرزا طاہر احمدؒ کے دور خلافت میں مسجد بشارت سپین کا افتتاح ہوا اور اسی طرح ''بیوت الحمد سکیم'' اور ''وقف نو سکیم'' کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ کے دور میں وقف جدید کے نظام کو ساری دنیا میں پھیلا دیا گیا۔

30 اپریل 1984ء کو حضورؒ پاکستان سے ہجرت کر کے لندن تشریف لے آئے۔ 1987ء میں پاکستان کا آمر ضیاء الحق حضور کے مباہلہ کے نتیجہ میں اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا۔ MTA کے اجراء سے احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلنے لگا۔ آپ کے دور خلافت میں قرآن مجید کا ترجمہ 56 زبانوں میں مکمل کیا گیا اور دنیا کے متعدد ممالک میں نئے مشن قائم کئے گئے اور دنیا کے مختلف ممالک میں نئی مساجد کا قیام عمل میں آیا۔

حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپریل 2003ء میں جماعت کے پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے۔ مسند خلافت پر فائز ہونے کے بعد سے اب تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام کے دفاع میں مختلف تقاریر اور لیکچرز کے ذریعہ صحیح اسلامی تعلیمات دنیا تک پہنچانے کے لئے انتھک محنت کر رہے ہیں۔ آپ کے ساری دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے دورے جماعت کی تعلیمی، تربیتی اور روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہیں۔ آپ کی رہنمائی میں ایم ٹی اے کے تین نئے چینلز اور خاص طور پر MTA العربیہ ایک نیا انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ اسی طرح تیسری دنیا کے غریب ممالک کی ہمدردی میں آپ نے کئی نئے پراجیکٹس اور سکیموں کا اجراء فرمایا۔ نظام وصیت میں غیر معمولی وسعت ہوئی ہے۔

تیسری تقریر **مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ** کی تھی جس کا موضوع **''اسلام میں نظام خلافت کی اہمیت''**۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور آنحضورؐ ایک عالمگیر نبی۔ اس لئے آپ کا مشن ایک عالمگیر مشن ہے اور اس مشن کی تکمیل نظام خلافت کے ذریعہ ہی ممکن ہے کیونکہ اس عالمگیر مشن کے لئے ایک مرکزی طاقت اور گائیڈنگ فورس (Guiding Force) کی ضرورت ہے اور یہ ہمیں خلافتِ اسلام کی صورت میں ملی ہے۔

آپ نے سورۃ الجمعۃ کی آیات تین اور چار کی روشنی میں وضاحت فرمائی کہ ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ کی آیت کے معاً بعد ہی وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو پہلے سے ہی بتا دیا تھا کہ اس آیت میں کئے گئے وعدہ کے بعض حصے آپ کی مادی زندگی میں پورے ہوں گے اور بعض بعد میں۔ مکرم میر صاحب نے مزید فرمایا کہ سورۃ الصّف کی آیت ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (الصف:10) کی تفسیر کرتے ہوئے اکثر علماء اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں کیا گیا وعدہ مسیح ومہدی کے زمانہ میں پورا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اس آیت کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ گویا تکمیل ہدایت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوگئی تھی لیکن تکمیل اشاعت ہدایت آنحضرتؐ کی بعثت ثانیہ کے زمانہ سے منسلک ہے۔ آپ نے بتایا کہ تکمیل اشاعت دین بے شک خلافت کے زیر اثر ہو رہی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کا حوالہ دیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ غلبۂ اسلام سے مراد تکمیل اشاعت ہدایت ہے جو کچھ تو میری زندگی میں ہوگی اور کچھ میرے بعد۔ آپ نے فرمایا کہ ان الفاظ کے ذریعہ گویا خلافت اور اس کی اہمیت دونوں ہی بیان کر دئے گئے ہیں کہ گویا آپ کے بعد اسلام جو اکثر ملکوں میں پھیلے گا وہ خلافت کی نگرانی میں ہوگا اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں آپ نے مزید فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ چونکہ قیامت تک جاری رہنا ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے غلبۂ اسلام اور وحدت اقوامی خدا تعالیٰ نے آنحضورؐ کی زندگی میں ہی کمال تک

باقی صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

آٹھویں قسط

بیت المقدس سے دمشق تک

فلسطین سے حضورؓ حیفا پہنچے اور حیفا سے 4/اگست 1944ء کی صبح کو بذریعہ ریل شام ساڑھے آٹھ بجے کے قریب دمشق پہنچے اور 9/اگست تک یہیں مقیم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخالف حالات کے باوجود دمشق میں غیر معمولی طور پر کامیابی اور شہرت عطا فرمائی۔ جس کی تفصیل خود حضور کے قلم سے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں:

''جب ہم دمشق میں گئے تو اوّل تو ٹھہرنے کی جگہ ہی نہ ملتی تھی۔ مشکل سے انتظام ہوا مگر دو دن تک کسی نے کوئی توجہ نہ کی۔ مَیں بہت گھبرایا اور دعا کی اے اللہ پیش گوئی جو دمشق کے متعلق ہے کس طرح پوری ہوگی۔ اس کا یہ مطلب تو ہو نہیں سکتا کہ ہم ہاتھ لگا کر واپس چلے جائیں۔ تو اپنے فضل سے کامیابی عطا فرما۔ جب مَیں دعا کر کے سویا تو رات کو یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہو گئے۔ عَبْدٌ مُکَرَّمٌ یعنی ہمارا بندہ جس کو عزت دی گئی۔...... چنانچہ دوسرے ہی دن جب اٹھے تو لوگ آنے لگے۔ یہاں تک کہ صبح سے رات کے بارہ بجے تک دو سو سے لے کر بارہ سو تک لوگ ہوٹل کے سامنے کھڑے رہتے۔ اس سے ہوٹل والا ڈر گیا کہ فساد نہ ہو جائے۔ پولیس بھی آ گئی اور پولیس افسر کہنے لگا: فساد کا خطرہ ہے۔ مَیں نے یہ دکھانے کے لئے کہ لوگ فساد کی نیت سے نہیں آئے مجمع کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ چند ایک نے گالیاں بھی دیں۔ لیکن اکثر نہایت محبت کا اظہار کرتے۔ اور ھذا ابن المھدی کہتے اور سلام کرتے۔ مگر باوجود اس کے پولیس والوں نے کہا کہ اندر بیٹھیں، ہماری ذمہ داری ہے۔ اور اس طرح ہمیں اندر بند کر دیا گیا۔ اس پر ہم نے برٹش کونسل کو فون کیا۔ اس پر ایسا انتظام کر دیا گیا کہ لوگ اجازت لے کر اندر آتے رہے''۔

''وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا'' کا عظیم الشان جلوہ

حضورؓ اس ہوٹل میں قیام کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''غرض عجیب رنگ تھا۔ کالجوں کے لڑکے اور پروفیسر آتے، کاپیاں ساتھ لاتے اور جو مَیں بولتا لکھتے جاتے۔ اگر کوئی لفظ رہ جاتا تو کہتے یا استاذ ذرا ٹھہریئے یہ لفظ رہ گیا ہے۔ گویا انجیل کا وہ نظارہ تھا جہاں اسے استاذ کر کے حضرت مسیح کو مخاطب کرنے کا ذکر ہے''۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سفر کے واقعات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف حضورؓ کا ہی شعور نہیں تھا کہ لوگوں کے یَا اُسْتَاذ، یَا اُسْتَاذ کے الفاظ سے حضرت مسیح اور آپ کے حواریوں کی مجلس کا گمان ہوتا تھا، بلکہ حضورؓ کے اس سفر یورپ کے آغاز میں ہی 20/جولائی 1944ء کو جب حضورؓ نے اپنے رفقاء کے ساتھ نماز عصر پڑھائی اور حضور انور ابھی مصلّے پر ہی تشریف فرما تھے کہ جہاز کے ڈاکٹر نے (جس کا نام مینگلی تھا اور وہ اٹلی کا باشندہ تھا) حضور کی طرف اشارہ کر کے آہستہ سے کہا: Jesus Christ and twelve Disciples یعنی یسوع مسیح اور بارہ حواری۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کہتے ہیں کہ یہ سن کر میری حیرت کی کچھ حد نہ رہی کہ خدا تعالیٰ کیسا قادر ہے کہ پوپ کی بستی کا رہنے والا ایک نہایت سچی اور عارفانہ بات کہہ رہا ہے۔

اسی طرح جب حضورؓ اس سفر کے آخری مقام یعنی لندن پہنچے تو وہاں بھی ایک انگریز شخص نے بتایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ مسیح اپنے تیرہ حواریوں کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور آج آپ کو دیکھ کر میں سمجھتا ہوں کہ میرا خواب پورا ہو گیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ437 تا448۔ انوار العلوم جلد8 دورہ یورپ)

مسیح کے عند المنارۃ البیضاء نزول کی پیشگوئی

حضورؓ فرماتے ہیں:

''پھر منارۃ البیضاء کا بھی عجیب معاملہ ہوا۔ ایک مولوی عبد القادر صاحب (المغربی۔ ناقل) حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے دوست تھے۔ ان سے مَیں نے پوچھا کہ وہ منارہ کہاں ہے جس پر تمہارے نزدیک حضرت عیسیٰ نے اترنا ہے۔ کہنے لگے مسجد امویہ کا ہے۔ لیکن ایک اور مولوی صاحب نے کہا کہ عیسائیوں کے محلّہ میں ہے۔ ایک اور نے کہا: حضرت عیسیٰ آ کر خود بنائیں گے۔ اب ہمیں حیرت تھی کہ وہ کونسا منارہ ہے دیکھ تو چلیں۔ صبح کو میں نے ہوٹل میں نماز پڑھائی اس وقت میں اور ذوالفقار علی خان صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے۔ یعنی میرے پیچھے دو مقتدی تھے۔ جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا سامنے منار ہے اور ہمارے اور اسکے درمیان صرف ایک سڑک کا فاصلہ ہے۔ میں نے کہا یہی وہ منار ہے اور ہم اسکے مشرق میں تھے۔ یہی وہ سفید منارہ تھا اور کوئی نہ تھا۔ مسجد امویہ والے منار نیلے سے رنگ کے تھے۔ جب میں نے اس سفید منارہ کو دیکھا اور پیچھے دو ہی مقتدی تھے تو میں نے کہا کہ وہ حدیث بھی پوری ہو گئی'۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد8 دورہ یورپ۔ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ438 تا 443)

یہاں قارئین کرام کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں مسیح کے منارۂ بیضاء پر نزول والی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ثم یسافر المسیح الموعود أو خلیفة من خلفائه إلی أرض دمشق، فهذا معنی القول الذی جاء فی حدیث مسلم أن عیسیٰ ینزل عند منارة دمشق۔ فإن النزیل هو المسافر الوارد من ملک آخر۔ وفی الحدیث۔۔ یعنی لفظ المشرق۔۔ إشارة إلی أنه یسیر إلی مدینة دمشق من بعض البلاد المشرقیة وهو ملک الهند''۔

(حمامة البشری، روحانی خزائن جلد7 صفحه225)

یعنی پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ سرزمین دمشق کا سفر اختیار کرے گا۔ یہ ہے مسلم شریف کی اس حدیث کا معنی جس میں آیا ہے کہ عیسیٰ دمشق کے منارہ کے قریب نازل ہوگا کیونکہ نزیل ایسے مسافر کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے ملک سے آیا ہو۔ اور حدیث شریف میں مشرق کے الفاظ سے اسی طرف اشارہ ہے کہ وہ بعض مشرقی ممالک سے دمشق شہر کی طرف آئے گا اور یہ مشرقی ملک ہندوستان ہے۔

اس کے بعد کے حالات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خود فرماتے ہیں:

''دمشق میں توقع سے بہت بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی......اخبارات نے لمبے لمبے تعریفی مضامین شائع کئے۔ دمشق کے تعلیم یافتہ طبقے نے نہایت گہری دلچسپی لی۔ تمام وہ اخبارات جن میں ہمارے مشن کے متعلق خبریں اور مضامین نکلتے تھے کثرت سے فوراً فروخت ہو جاتے تھے''۔

(تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ443)

دمشق کی فتح کا مصمّم ارادہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے شیخ عبد القادر مغربی کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ صاحب دمشق کے ایک معروف دینی سکالر اور مشہور ادیب تھے۔ ان کا ایک خاص واقعہ کا بیان حضورؓ کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔ فرمایا:

''جب مَیں دمشق گیا تو عبد القادر مغربی جو اس علاقہ کی اسلامی تحریکات کی مجلس کے صدر تھے مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور باتوں باتوں میں کہنے لگے ہندوستانی لوگ جاہل ہیں وہ اسلام اور قرآن سے ناواقف ہیں۔ اور اس ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر آپ نے ان لوگوں میں اپنے سلسلہ کو پھیلا لیا۔ عرب لوگ قرآن کی بولی جانتے ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ اسلام اور قرآن کیا کہتا ہے۔ اس لئے یہاں ان عقائد کا ہرگز نام نہ لیں اور یاد رکھیں کہ ایک عرب بھی آپ کے سلسلہ کو قبول نہیں کر سکتا۔ میں نے ان سے کہا آپ کہتے ہیں کہ ہندوستانی لوگ کیونکہ جاہل ہیں اس لئے ان میں ہمارا سلسلہ پھیل گیا۔ عرب کا کوئی آدمی ہمارے سلسلہ کو قبول نہیں کر سکتا۔ میں یہاں سے جاتے ہی اپنا مشن بھیجوں گا اور اس وقت تک اس علاقے کو نہیں چھوڑوں گا جب تک عربوں میں سے کئی لوگوں کو احمدی نہ بنا لوں۔ چنانچہ میں نے آتے ہی اپنے مبلغین کو اس علاقہ میں بھجوا دیا اور اب بڑے بڑے ڈاکٹر، بیرسٹر اور تعلیم یافتہ اشخاص ہمارے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ وہ اسلام اور احمدیت کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔

پس یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا انکار کرے اور انکار کرتی چلی جائے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جسے خدا نے بھیجا ہے اس پر لوگ ایمان نہ لائیں۔ مگر مبارک ہیں وہ جو اب ایمان لاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کی آواز کو سنتے اور اس پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں کیونکہ جو شخص خدا کے مأمور کی آواز کو سنتا ہے وہ درحقیقت خدا کی آواز کو سنتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کے مأمور کی آواز کو ردّ کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی آواز کو ردّ کرتا ہے''۔

(انوار العلوم جلد17 صفحہ 175)

دمشق سے پورٹ سعید تک

حضورؓ 10/اگست 1924ء کو دمشق سے روانہ ہو کر بیروت سے ہوتے ہوئے حیفا پہنچے۔ اور حیفا سے پورٹ سعید کی طرف روانہ ہوئے جہاں سے 13/اگست 1924ء کو آپ کا جہاز اٹلی کی بندرگاہ برنڈزی کی طرف روانہ ہونا تھا۔

(تاریخ احمدیت 4 صفحہ442تا445)

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

نہ پہنچائی کیونکہ اس صورت میں یہ آپؐ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی اور شبہ گزرتا کہ گویا آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے خاص مصلحت کے تحت وحدت اقوامی اور تمام مذاہب کا ایک ہو جانا زمانۂ محمدی کے آخری حصہ یعنی مسیح موعودؑ کے زمانہ پر ڈال دیا۔ اور آنحضورؐ کی امت میں سے ہی مسیح موعود ان کے نائب کے طور پر مقرر ہوئے جو خاتم الخلفاء بھی ہیں اور عالمگیر غلبۂ اسلام آپ کے ذریعہ عمل میں آنا تھا اور آ رہا ہے۔ اس طرح گویا آنحضورؐ اور اسلام کا پیغام تا قیامت جاری رہے گا۔

عالمگیر بیعت

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز دوپہر ایک بجے عالمگیر بیعت کی تقریب سعید منعقد ہوئی۔ عالمگیر بیعت کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1993ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس لحاظ سے امسال 16ویں عالمگیر بیعت تھی۔ حضرت امیر المومنین کی تشریف آوری سے قبل حاضرین جلسہ کو ضروری ہدایات دی گئیں اور ایک خاص نظم و ضبط کے ساتھ بٹھایا گیا۔ حضور انور کے سامنے پانچ لمبی قطاریں تھیں جن میں دنیا بھر کے ممالک سے آئے ہوئے امراء و مبلغین اور مرکز سلسلہ ربوہ و قادیان سے تشریف لانے والے بزرگان سلسلہ تھے۔ ساری جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تمام افراد ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک دوسرے سے منسلک تھے۔ اور اس طرح ہر شخص خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک رشتہ میں منسلک تھا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی توفیق پا رہا تھا۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے امام سے بیعت کی سعادت حاصل کر رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سبز رنگ کا کوٹ پہن کر تشریف لائے اور بیعت لینے سے پہلے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال تین لاکھ 54 ہزار 638 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں جن کا تعلق 121 ممالک کی 351 قوموں سے ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے بیعت کے الفاظ دہرائے اور تمام حاضرین نے اپنی اپنی زبان میں وہی الفاظ دہرائے۔ یہ بہت ہی ایمان افروز، رقت آمیز اور دلوں کو گداز کر دینے والا منظر تھا۔ بیعت کے بعد حضور انور کی اقتداء میں تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا اور پُرسوز دعا کے ساتھ یہ تقریب مکمل ہوئی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔ اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

(باقی آئندہ)

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مساجد ایک مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں۔ جب تک نفس کلیۃً پاک کرنے کی کوشش نہ ہو خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

(بیت الرشید (ہمبرگ۔ جرمنی) میں خطبہ جمعہ۔ ساڑھے تین ہزار سے زائد افراد جمعہ میں شامل ہوئے)

ہینوور (Hannover) میں ورود مسعود و والہانہ استقبال۔ مسجد بیت السمیع (ہینوور) کا افتتاح۔ فیملی ملاقاتیں۔

سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے امام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

15/اگست 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’بیت الرشید‘‘ ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج بھی ہمبرگ شہر کے چودہ حلقوں سے ایک بڑی تعداد میں آنے والے احباب وخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ صبح ساڑھے چار بجے سے ہی ’’بیت الرشید‘‘ میں احباب کی آمد شروع ہو جاتی ہے اور پھر آنے والے مرد وخواتین اور بچیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے اور مسجد اور اردگرد کا ماحول اور سڑکیں ان نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں۔ ان مبارک ایام سے ہر ایک فیضیاب ہو رہا ہے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے بیت الرشید میں جگہ کی کمی کے باعث ہمبرگ شہر کے علاقہ Alsterdorf کے سپورٹس ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہمبرگ کی جماعتوں کے علاوہ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت بڑی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں جمعہ کی ادائیگی کے لئے ہمبرگ پہنچ رہے تھے۔ جمعرات کی شام کو احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا اور فرینکفورٹ سے آنے والے احباب پانچ صد سے زائد کلومیٹر کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچے تھے جب کہ کاسل سے آنے والے تین صد کلومیٹر اور میونسٹر سے آنے والے احباب اور فیملیز 400 کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے ہمبرگ پہنچی تھیں۔

اسی طرح بریمن، کیل (Keil) اور ہوزم (Husum) سے آنے والی فیملیز ایک سو بیس سے ڈیڑھ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔ لیوبک (Lubick)، سٹاڈے (Stade)، Buxtehude، مہدی آباد، Dithmurshe، Schleswig اور Hannover سے آنے والے خاندان بھی لمبا سفر طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

ہمبرگ شہر کی چودہ جماعتوں کے علاوہ ملک کی دیگر 25 سے زائد جماعتوں کے ساڑھے تین ہزار سے زائد احباب جماعت اور فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ یہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست نشر ہوا۔ ہال کے ایک حصہ میں انگریزی اور جرمن ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نماز جمعہ کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپورٹس ہال پہنچے۔ ہال کے دو حصے کر کے ایک میں مرد حضرات اور دوسرے حصہ میں خواتین کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی ہال احباب جماعت سے بھر چکا تھا۔

خطبہ جمعہ

دو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 30 کی تلاوت فرمائی۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنِ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30)

اور فرمایا: عموماً جرمنی کے جلسہ سے پہلے مَیں جب بھی جرمنی آیا ہوں، فرینکفرٹ کے علاوہ کہیں دوسری جگہ نہیں جاتا، نہ گیا ہوں۔ بلکہ اس دفعہ جلسہ جرمنی جلدی ہو رہا ہے اس لئے لندن سے بھی جرمنی کے لئے جلد روانہ ہونا پڑا اور UK کے جلسے میں باہر سے جو مہمان آئے ہوئے تھے ان سے ملاقاتیں بھی بڑی تیزی سے کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ خاصی بڑی تعداد UK میں اس دفعہ پاکستان سے بھی اور دوسرے ملکوں سے آئی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بہت سارے لوگ ملاقاتوں سے رہ بھی گئے کیونکہ جلد جرمنی آنا پڑا۔ ایک تو یہ وجہ ہے ایک ہفتہ پہلے جرمنی کا جلسہ سالانہ اس دفعہ منعقد ہو رہا ہے۔ دوسرے امیر صاحب جرمنی کا بڑا زور تھا کہ ہمبرگ آئے ہوئے بڑا عرصہ ہو گیا اس لئے یہاں کا بھی دورہ ہو جائے اور یہاں قریب ہی مساجد بھی بنی ہیں ان کا افتتاح بھی ہو جائے۔ گویا دو مساجد کا افتتاح ہوگا۔ ایک تو کل ہو چکا ہے جو سٹاڈے میں بیت الکریم ہے اور دوسرے کل انشاء اللہ واپسی پر ہینوور (Hannover) میں بیت السمیع کا افتتاح ہوگا۔ کیونکہ رمضان بھی اس سال جلدی آ رہا ہے اس لئے جلسہ کے بعد جو مساجد کے افتتاح کے پروگرام عموماً ہوا کرتے ہیں، ان کو پہلے کرنا پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے جلسہ کے بعد پھر رکنے کا سوال نہیں تھا۔ تو بہرحال آج مساجد کے موضوع پر ہی میں بات کروں گا۔

حضور نے فرمایا کہ مساجد جیسا کہ ہم جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ مساجد ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر مَیں کوشش کرتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی ہو سکے خود جا کر ان مساجد کا افتتاح کروں۔ گزشتہ پانچ سال میں جرمنی میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں جماعت کو اس طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہاں بھی جماعت کو متعارف کرانا ہے، اسلام کی تبلیغ کرنی ہے اور اسلام کی حسن وخوبی سے مزین تعلیم کو لوگوں تک پہنچانا ہے، وہاں مسجد کی تعمیر کر دو جس سے اپنی تربیت کے بھی مواقع ملیں گے اور تبلیغ کے بھی مواقع ملیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ جب بھی ہم کسی مسجد کی تعمیر کا سوچیں اور اس کی تعمیر کریں یہ اہم مقاصد ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں۔ پس اس حوالے سے اگر ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اپنا جائزہ لیتا رہے گا تو مساجد کی تعمیر سے فیض پانے والا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب ہمبرگ میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ احمدیوں کی تعداد بھی محدود تھی اور وہ مسجد ضرورت کے لحاظ سے کافی تھی۔ علاقے کے لوگوں پر بھی اس مسجد کا بڑا اچھا اثر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہے لیکن پھر ضرورت کے پیش نظر جماعت کی تعداد بڑھی تو آپ لوگوں نے ایک بڑی جگہ جو ’’بیت الرشید‘‘ کے نام سے موسوم ہے وہ خریدی، جس میں بڑے ہال بھی ہیں اور مسجد کا حصہ ملا کے شاید ہزار بارہ سو تک نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور پہلے جب بھی مَیں آیا ہوں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ مسجد پوری بھری ہوتی ہے۔ نزدیکی جماعتوں کے لوگ بھی جمعہ پڑھنے کے لئے آ جاتے تھے تو مارکی لگانی پڑتی تھی۔ تو وہ جگہ بھی چھوٹی پڑ جاتی تھی بلکہ اس دفعہ تو کل مَیں دیکھ رہا تھا کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں پر بھی وہ جگہ چھوٹی تھی اور لوگ باہر نمازیں پڑھ رہے تھے اس لئے آج یہاں اس ہال میں جمعہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم چھلانگ لگا کر جب بڑی چیز بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے ضرورت کو اور بڑھا دیتا ہے اور جب تک ہم خالص اس کے بندے ہوتے ہوئے یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کریں اللہ تعالیٰ بھی ضرورتیں بڑھاتا چلا جائے گا اور جماعت انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔ پس ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور وہ کوشش کس طرح ہوگی؟ وہ کوشش اس طرح ہوگی جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس طرح کوشش کرو۔ وہ طریق بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے، ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ جس طرح اُس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لَوٹو گے۔

حضور نے فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہر مومن کا پہلا فرض ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور انصاف کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ سورۃ نساء آیت 59 میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (سورۃ النساء آیت:59) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یعنی جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہاں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کا انصاف کا معیار اس وقت قائم ہوتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا: پس یہ ہے وہ انصاف کا اعلیٰ ترین معیار جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ لیکن یہ اُسوہ قائم فرما کر ہمیں بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق یہ حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا جو اُسوہ ہے وہ ہی قابل تقلید ہے۔ وہ کامل نمونہ ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی تم نے کوشش کرنی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ ہم اُس وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خدا نے ہمیں دیا اسے واپس دیں یا واپس دینے کی کوشش کریں۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو اُسوہ قائم فرمایا

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جس طرح مَیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے بعض احمدیوں کے اخلاص ووفا میں ترقی دیکھتا ہوں اسی طرح جرمنی کی جماعت بھی اس میں قدم آگے بڑھا رہی ہے۔

اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے باقی جلسوں کی طرح جرمنی کے جلسہ کا بھی ایک ذرا مختلف انداز اور شان تھی۔

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور حمد کی طرف توجہ پھیرتی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو خلافت کی آواز پر اس طرح اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور اس طرح لبیک کہتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے جس کے قبضہ قدرت میں ہر دل ہے کوئی یہ حالت اور کیفیت مومنوں میں پیدا نہیں کر سکتا، کسی کے دل میں پیدا نہیں کر سکتا۔

ہندوستان اور پاکستان میں جماعت کی مخالفت میں تیزی اور احباب کو دعاؤں کی تحریک

مخالفین پر واضح ہو کہ یہ اللہ کی تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدم آگے بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو کہ تمہارے نشان مٹا دئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 29 / اگست 2008ء بمطابق 29 / ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے میری جرمنی کے سفر سے واپسی ہوئی ہے۔ گزشتہ اتوار کو جیسا کہ سب جانتے ہیں جرمنی کا جلسہ سالانہ تھا۔ آج میرا خیال کچھ اور مضمون بیان کرنے کا تھا، نوٹس بنانے لگا تو خیال آیا کہ روایت کے مطابق جلسہ کے بارہ میں جس میں مَیں شامل ہوتا ہوں یا اس ملک کی جماعت کے بارے میں جہاں دورے پہ جاتا ہوں عموماً میں بیان کیا کرتا ہوں۔ اس لئے آج جرمنی کے جلسے کے بارہ میں ہی مَیں کچھ کہنا چاہوں گا اور اس لئے بھی ضروری ہے کہ جو کارکنان کام کر رہے ہوتے ہیں ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔ نیز اس لئے بھی ضروری تھا کہ اگر مَیں اپنی روایت کے مطابق ذکر نہ کروں تو جرمنی والے کہیں پریشان نہ ہو جائیں کہ کہیں دوبارہ کوئی ناراضگی نہ ہو گئی ہو۔

یہ جلسہ جس کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تاکہ احمدیوں کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کو بہتر بنایا جائے، تربیت کے بہتر سامان پیدا کئے جائیں، اب تمام دنیا کی جماعتوں کے جو پروگرام ہیں یہ جلسہ اُن کے پروگراموں کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ اور اس سال تو جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ خلافت جوبلی کے حوالے سے اس سال کے جلسوں کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور اگر جرمنی کے اس سال کے جلسے کے بارہ میں مختصراً کچھ نہ بتاؤں تو فوراً وہاں سے خطوط کا سلسلہ شروع ہو جائے گا کہ کیا وجہ ہے آپ جلسہ کے اختتام پر عموماً تأثرات بیان کیا کرتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں وہ نہیں کیا۔ جرمنی کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا میں بڑھنے والی جماعت ہے اور اگر ان کو اس طرح کا شکوہ ہو تو بڑا جائز شکوہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اخلاص و وفا میں بڑھنے والے عجیب پیارے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان آج بھی بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے کہ جماعت نے اخلاص و محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ پس آج جس طرح مَیں دنیا کے دوسرے ممالک میں بسنے والے بعض احمدیوں کے اخلاص و وفا میں ترقی دیکھتا ہوں اسی طرح جرمنی کی جماعت بھی اس میں قدم آگے بڑھا رہی ہے۔ بعض احمدی لوگ یعنی جو بڑی عمر کے احمدی ہیں، وہ نوجوانوں کو بڑی تنقید کی نظر سے دیکھتے تھے۔ خود کئیوں نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ جرمنی میں نوجوانوں میں نمازوں کی طرف توجہ اور اخلاص میں قدم واضح طور پر بہتری کی طرف بڑھتے نظر آ رہے ہیں۔ پس یہی باتیں ہیں جن کا اگر ہمارے نوجوان خیال رکھتے رہے تو اپنی دنیا و عاقبت بھی سنوارنے والے ہوں گے اور جماعت کے لئے بھی مفید وجود بنیں گے۔ اللہ کرے کہ یہ اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔

جیسا کہ دنیائے احمدیت نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا اور سن لیا کہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی برکات پھیلاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا تھا اور حاضری بھی اس دفعہ جرمنی کے لحاظ سے ریکارڈ حاضری تھی، یعنی 37 ہزار سے اوپر۔ مَیں نے پہلے بھی بیان کیا تھا کہ مَیں نے 32-33 ہزار کا اندازہ لگایا تھا اور بڑی چھلانگ لگائی تھی اور یہی مقامی انتظامیہ کا اندازہ ہو گا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمام اندازوں کو غلط ثابت کر دیا اور یہ احمدیوں کے خلافت کے ساتھ پختہ تعلق کا اور اللہ تعالیٰ کی تائید کا ایک ثبوت ہے۔ دشمن جس چیز کو ختم کرنے کے درپے تھا وہ مزید صیقل ہو کر ہر جگہ سامنے آ رہی ہے۔ اب بھی اگر دنیا داروں اور عقل کے اندھوں کو سمجھ نہ آئے تو کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم تو دنیا کی راستی کے لئے دعا کر سکتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے۔ بہرحال اتنی بڑی تعداد کے آنے کے باوجود وہاں کے انتظامات عمومی طور پر بہت اچھے تھے۔

پھر جلسہ کے پروگرام تھے۔ اس سال کی اہمیت کی نسبت سے وہ بھی بڑے اچھے پروگرام تھے۔ مقررین کی تقاریر کی تیاری بھی یعنی مواد کے لحاظ سے اور اس کا جو انہوں نے بیان کیا وہ بھی بڑی اچھی طرح کیا۔ ہر طرح سے بڑا بہترین تھا اور یہی اکثر کا تاثر ہے جن سے بھی مَیں نے پوچھا ہے۔ اور پھر جلسہ میں شامل ہونے والوں نے ان تقریروں کو سنا بھی بڑے غور سے ہے۔ اکثر کا جلسہ کے دوران مکمل انہماک نظر آتا تھا۔ وقتاً فوقتاً مَیں ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھتا رہتا تھا۔ عمومی طور پر وہاں بیٹھے ہوؤں کی حاضری بھی اچھی ہوتی تھی اور سن بھی بڑے غور سے رہے ہوتے تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال کیونکہ خلافت

کے 100 سال پورے ہونے کے حوالے سے خلافت کے موضوع پر تقاریر تھیں اس لئے جہاں سننے والوں کی توجہ نظر آتی تھی وہاں ان کے چہروں پر اخلاص و وفا بھی چھلکتا ہوا نظر آتا تھا۔ عموماً مَیں نے دیکھا ہے کہ میری تقریروں کے علاوہ جلسوں میں حاضری اس قدر نہیں ہوتی جس قدر اس دفعہ نظر آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سننے والوں کے اخلاص و وفا میں بھی مزید ترقی دے اور نہ صرف وہ لوگ جو جلسے میں موجود تھے ان کے بلکہ تمام دنیائے احمدیت کے ہر احمدی کے اخلاص و وفا کو اللہ تعالیٰ بڑھاتا چلا جائے۔

جرمنی میں میرے جلسہ کے جو عموماً پروگرام ہوتے ہیں ان میں گزشتہ سالوں کی نسبت ایک زائد کام بھی تھا اور وہ جرمنی اور دوسرے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے غیر مسلم لوگوں کے ساتھ جن میں اکثریت جرمنوں کی تھی، دوسرے ممالک کے بھی کچھ لوگ تھے، غیر مسلم تھے اور کچھ غیر احمدی بھی تھے جن کی تعداد چار ساڑھے چار سو تھی ان کے ساتھ ایک علیحدہ پروگرام تھا۔ اس میں مَیں نے جہاد کی حقیقت پر ان کے سامنے قرآنی تعلیم رکھی اور بتایا کہ ہجرت سے پہلے کفار مکہ مسلمانوں سے کیا سلوک کرتے رہے۔ ہجرت کے بعد کس طرح حملے کئے۔ کس طرح مسلمان دفاع کرتے رہے۔ قرآن نے کس طرح اور کس حد تک ان حملوں کا جواب دینے کا مسلمانوں کو حکم دیا اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کی کیا تعریف کی ہے اور کس طرح کا جہاد اب ہم احمدی کرتے ہیں۔ اس کا ان مہمانوں پر بڑا اچھا اثر تھا۔ جس کا بعض نے ملاقات کے دوران بعد میں اظہار بھی کیا اور بڑا کھل کر اظہار کیا کہ آج ہمارے مسلمانوں کے بارے میں بہت سے شکوک و شبہات دور ہوئے ہیں۔ اسلام کی تاریخ اور جہاد کا ہمیں پتہ لگا ہے۔ جہاد کی تعریف پتہ لگی ہے۔ بعض ملکوں کے پڑھے لکھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ اکثریت تو پڑھے لکھوں کی تھی لیکن اس لحاظ سے پڑھے لکھے کہ ان میں لکھنے والے بھی تھے کچھ جرنلسٹ بھی تھے۔ ان میں سے ایک دو نے مجھے کہا کہ ہم اپنے ملکوں میں جا کر اخباروں میں جلسہ کے حوالے سے خبر اور مضمون لکھیں گے اور اسی طرح اس تقریر کے حوالے سے بھی آرٹیکل لکھیں گے کہ مسلمانوں کا اصل جہاد کیا ہے اور آج کل احمدیہ جماعت کس طرح کا جہاد کر رہی ہے۔ اللہ کرے کہ یہ لوگ صحیح طور پر لکھ سکیں کیونکہ بعض دفعہ یہ لوگ صحافتی مصلحتوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کچھ نہ کچھ اینچ پینچ ضرور ڈالنا ہوتا ہے۔ لیکن بہرحال ان کے چہروں سے یہ واضح اور عیاں تھا کہ وہ ہمارے جلسہ میں شامل ہو کر بہت متأثر ہوئے ہیں۔

جن ممالک سے یہ مہمان شامل ہوئے ان میں ایسٹونیا، آئس لینڈ (آئس لینڈ کے تمام لوگ عیسائی تھے ان میں سے کوئی احمدی یا مسلمان نہیں تھا اور انہی میں بعض لکھنے والے بھی تھے) البانیہ، مالٹا، رومانیہ، بلغاریہ اور اسی طرح پانچ چھ اور ممالک تھے۔ ان مہمانوں میں اکثریت عیسائی تھی۔

بلغاریہ ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی کافی بڑی تعداد ہے اور مسلمانوں کے یہاں ہونے کی وجہ سے یہاں مخالفت بھی ہے۔ ان یورپین، یعنی مشرقی یورپ کے ملکوں میں سے پرانے مقامی مسلمان بھی یہاں رہتے ہیں۔ اسلام کا تو ان کو کچھ پتہ نہیں ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جیسا کہ ہمیں دنیا میں ہر جگہ نظر آتا ہے کہ جہاں جہاں بھی مذہب کے نام پر فساد برپا ہوتے ہیں وہاں ان مسلمان ملکوں میں مُلّاں کا بڑا اہم کردار ہے کیونکہ عموماً لوگوں کو تو اسلام کا پتہ نہیں لیکن جماعت کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں۔ بلغاریہ میں بھی احمدیوں کے خلاف حکومت کا جو رویہ ہے، حکومت حالانکہ مسلمان نہیں ہے اس کی وجہ بھی یہ مُلّاں ہی ہے کیونکہ اگر جماعت مکمل آزادی سے تبلیغ کرتی ہے تو اسلام سے متعلق لوگوں کو بتاتی ہے۔ ایک حقیقی مسلمان بنا کر اسے خدا سے تعلق پیدا کرنے پر زور دیتی ہے تو یہ جو مُلّاں ہے یا نام نہاد دین کے لیڈر یا ٹھیکیدار ہیں ان کی انفرادیت ختم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اکثریت عوام کو تو اسلام کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ ہر کام کے لئے انہوں نے اپنے نام نہاد مسلمان سکالروں کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنی مرضی کی باتیں ان کو بتاتے ہیں۔ حکومت نے ایک کونسل بنائی ہوئی ہے جس کو وہ کونسل سرٹیفیکیٹ دے دے یا جوان کا لیڈر کہے کہ یہ صحیح مسلمان ہیں یا یہ صحیح مسلمانوں کی تنظیم ہے وہی اپنی ایکٹیویٹی (activity) اس ملک میں جاری رکھ سکتی ہے۔ تو بہرحال اس کے لئے تو جماعت کوشش کر رہی ہے مقدمے بھی ہوئے آئندہ دیکھیں اللہ کرے، اللہ مدد فرمائے اور جماعت وہاں رجسٹرڈ ہو جائے۔

بلغاریہ سے ایک بہت بڑا وفد آیا ہوا تھا جس میں کافی تعداد غیر از جماعت مسلمانوں کی بھی تھی اور کچھ ان میں غیر مسلم بھی تھے، سب نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہاں آ کر ہمیں پتہ چلا ہے کہ حقیقی اسلام کا تصور جماعت احمدیہ ہی پیش کرتی ہے۔ اور اب ہم واپس جا کر اپنے اپنے حلقہ میں اپنے اپنے سفر کے تاثرات بیان کریں گے تو یہ بات بھی بتائیں گے۔ بلکہ مَیں نے انہیں کہا کہ مُلّاں کے اس غلط تصور کو دور کریں اور اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جو آپ لوگوں نے دیکھا ہے، جو محسوس کیا ہے، جو سنا ہے اسے اپنے اپنے حلقہ میں جا کر بتائیں اور ضرور بتائیں۔ بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کا لٹریچر زیادہ سے زیادہ بلغاریہ میں تقسیم ہونا چاہئے۔ لٹریچر تو بہرحال بلغارین زبان میں ہے اگرچہ کچھ پابندیاں اور کچھ شرطیں ہیں لیکن جب مَیں نے پتہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ فلاں فلاں لٹریچر موجود ہے تو مَیں نے جو یہاں کے مربی صاحب تھے، مشنری تھے ان کو کہا کہ جو موجود لوگ ہیں ان کو فوری طور پر مہیا کر دیں۔ کیونکہ ان کو بھی جماعت کے بارہ میں بہت معمولی علم تھا۔ اللہ کرے کہ وہاں جماعت جلد تر آزادی کے ساتھ قائم ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ جماعت تو وہاں ہے جیسا کہ مَیں نے کہا لیکن حکومت نے رجسٹریشن کینسل کر دی تھی۔

بلغاریہ میں جتنے بھی احمدی ہوئے ہیں، کافی بڑی تعداد ہے۔ اخلاص میں بڑے بڑھے ہوئے ہیں اور جذباتی رنگ رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دیتا ہے اس کے دل میں اخلاص و وفا بھی اتنا بھر دیتا ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید کے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہونے کے وعدے کے اظہار ہیں۔

پھر جرمن احمدی مردوں اور عورتوں سے جلسے کے آخری دن ملاقات ہوئی۔ گزشتہ سال تو صرف عورتوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام ہوا تھا۔ اس سال امیر صاحب نے کہہ کر مردوں کے ساتھ بھی ایک پروگرام رکھا۔ پہلے عورتوں کی ملاقات میں ایک عورت نے کہا کہ وہ ابھی بیعت کرنا چاہتی ہے۔ 28-27 سال کی نوجوان لڑکی تھی اور وہ کافی حد تک پہلے جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کر چکی تھی لیکن بیعت نہیں کر رہی تھی۔ اس ملاقات کے دوران ہی اس نے کہا کہ مَیں جلسہ سے متاثر ہوئی ہوں اور کافی عرصے سے جماعت سے رابطہ ہے جو تھوڑے بہت شکوک و شبہات تھے وہ اب دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے مَیں آج ابھی فوری طور پر بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ اسی طرح مردوں میں ایک دوست جو غالباً یونان کے رہنے والے تھے وہ کہنے لگے کہ مَیں بھی جماعت سے رابطے میں ہوں اور لٹریچر بھی پڑھا ہے اور میرے پوچھنے پر کہ کس چیز نے انہیں احمدیت کے زیادہ قریب کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک احمدی دوست نے انہیں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھنے کو دی جس کو پڑھنے کے بعد اسلام کی مکمل تصویر اور تعلیم جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے تھی وہ میرے سامنے آ گئی۔ اور بڑے جذباتی انداز میں کہنے لگے کہ آج آپ سے ملاقات کے بعد مَیں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مَیں نے پوچھا کہ بیعت فارم ابھی بھرنا ہے یا بعد میں۔ تو انہوں نے فوراً جواب دیا کہ ابھی اور اسی وقت میری بیعت لیں۔ چنانچہ وہاں جو جرمن اور پاکستانی لوگوں کی مجلس تھی جس میں اکثریت تو احمدیوں کی تھی بلکہ سارے احمدی تھے وہاں ان کی بیعت بھی لی۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا بھی تھا جس نے بیعت میں شمولیت کی۔ کسی پاکستانی لڑکے کا دوست تھا اور لباس وغیرہ سے احمدی لگتا تھا۔ شاید اس سے مانگ کے شلوار قمیص پہن کر جلسہ میں آیا تھا۔ میرے پاس آیا کہ مَیں بھی احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے اسے کہا کہ تم تو شکل سے یا لباس سے کم از کم احمدی لگتے ہو۔ تو کہنے لگا کہ نہیں مَیں عیسائی ہوں۔ اب مَیں آج احمدی ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا بیعت تو تم کر چکے ہو۔ مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن مَیں نے اسے کہا کہ ابھی تمہاری عمر چھوٹی ہے۔ سولہ سترہ سال کا نوجوان تھا۔ تمہارے والدین تمہارے بیعت کرنے کو بُرا نہ سمجھیں۔ سوچ لو، دیکھ لو۔ بعد میں اپنے گھر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کہنے لگا جو بھی ہو، مَیں حق کی تلاش میں ہوں اور احمدیت کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اور آج مَیں نے بالکل اچھی طرح سب کچھ دیکھ لیا ہے اور مَیں احمدی ہوں۔

بیعت کے وقت بھی وہاں بڑا جذباتی ماحول تھا۔ وہ یونانی دوست جنہوں نے بیعت کی اور دوسرے لوگ بھی ہچکیوں کے ساتھ روتے ہوئے بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ بہرحال ان نوجوانوں تک جو آج کل یورپ میں بسنے والے ہیں اگر صحیح رنگ میں احمدیت کا پیغام پہنچ جائے تو یہ نوجوان جوان ملکوں میں ہیں، ان میں ایک بے سکونی کی کیفیت ہے جیسا کہ مَیں نے جلسہ کی اپنی تقریر میں بھی ذکر کیا تھا، سکون کی تلاش میں وہ ضرور احمدیت کی آغوش میں آئیں گے بشرطیکہ پیغام انہیں صحیح طور پر پہنچا ہو۔ پس ہمیں بھی اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ ان لوگوں کے لئے عملی نمونہ بن سکیں اور اسی طرح تبلیغ کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے تا کہ دنیا کو خدا کے قریب لا کر حقیقی سکون مہیا کرنے والے بن سکیں۔

ہر سعید فطرت جس کو حق کی تلاش ہے اگر اسے صحیح رنگ میں پیغام پہنچ جائے یا وہ عملی نمونہ دیکھ لے تو ضرور اس کو احمدیت کی طرف توجہ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

پس یہ جو آواز ہم لگا رہے ہیں، دے رہے ہیں یہ آواز کوئی منفرد چیز ہے جس کی طرف توجہ پھرانے کی احمدی کوشش کرتا ہے۔ اگر عام چیز ہو تو توجہ پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ کوئی منفرد آواز ہونی چاہئے۔ پس توجہ دینے کے لئے اپنی حالت کو بھی قابل توجہ بنانے کی ضرورت ہے اور یہ حالت عملی نمونہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جب بھی ایک آواز دینے والا آواز دے تو اپنے نمونے بھی قائم کرے۔ اور جب نیک اور سعید فطرت کی اس طرف توجہ پیدا ہو گی تو اس کے لئے اس آواز میں شامل ہوئے بغیر چارہ نہیں ہو گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونا ہی اس کے لئے سکون کا باعث بنے گا اور انہی جذبات کا اظہار احمدیت میں شامل ہونے والا ہر نیا احمدی کرتا ہے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا۔

اس سال خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے کی وجہ سے باقی جلسوں کی طرح جرمنی کے

جلسہ کا بھی ایک ذرا مختلف انداز اور شان تھی۔ حاضری زیادہ اور اسی وجہ سے انتظامات وسیع تھے اور کارکنان نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وسیع انتظام کو خوب سنبھالا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ملک میں کارکنان کی اس قدر ٹریننگ ہوچکی ہے کہ انتظامات کی وسعت ان میں کوئی گھبراہٹ پیدا نہیں کرتی۔ لیکن ان مغربی ممالک میں جب انتظامات میں وسعت پیدا ہوتی ہے تو سرکاری محکمے زیادہ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ سو جرمنی میں بھی یہی ہوا۔ ہائی جین (Hygiene) والوں کا ایک محکمہ ہے جو صفائی، ستھرائی کا انتظام دیکھتا ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال بھی کچھ سختی کی تھی لیکن اس دفعہ صفائی ستھرائی اور کھانے وغیرہ پر اس محکمہ کی خاص نظر تھی اور لنگر خانہ جہاں کھانا پکتا ہے اس پہ چھوٹی چھوٹی بات پر اعتراض لگتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان نے ہر طرح سے کوشش کر کے مطلوبہ معیار حاصل کرنے کی طرف توجہ رکھی اور کسی بڑے اعتراض کا بظاہر موقع نہیں ملا۔ بعد میں کیا ہوا یہ تو اب پتہ لگے گا۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ جلسہ خیریت سے گزر گیا اور کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔

گزشتہ سال دیگیں دھونے کی جس مشین کا مَیں نے وہاں اپنے جرمنی کے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ یہ تین بھائی ہیں جنہوں نے مشین بنائی تھی، پہلے دو تھے اب ان میں تیسرا شامل ہوگیا ہے، اس مشین کو مکمل آٹومیٹک بنا دیا اور حیرانی والی بات یہ ہے کہ ان بھائیوں میں سے کوئی بھی انجینئر نہیں ہے۔ ایک شاید بیالوجی میں ڈگری کر کے اب آگے پڑھ رہا ہے دوسرا ابھی کسی ایسے مضمون میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے اور تیسرا بھائی سیکنڈری سکول میں پڑھتا ہے۔ تو اگر لگن سچی ہو تو پڑھائی یا کسی بھی قسم کا مضمون جماعت کی خدمت میں روک نہیں بن سکتا۔ بہرحال اب اس مشین کو انہوں نے آٹومیٹک کر لیا اور اب آٹومیٹک اس طرح کیا ہے کہ گندی دیگ ایک بیلٹ پر رکھی جاتی ہے اور یہ بیلٹ دیگ کو مشین کے اندر خود لے جاتی ہے جہاں مکمل کمپیوٹرائزڈ نظام ہے اور اس کے تحت صابن اور گرم پانی مطلوبہ مقدار میں دیگ کے اندر پھینکا جاتا ہے، ساتھ ہی مختلف قسم کے برش مشین کے اندر اور باہر اس کو دھونے لگ جاتے ہیں بلکہ مشین میں سکریپر (Scraper) بھی لگا ہوا ہے۔ اگر دیگ میں کچھ حصہ جلا ہوا ہو تو اس کو بھی بالکل صاف کر کے چمکا دیتا ہے اور دو منٹ میں دیگ دھل کر دوسری طرف سے باہر نکل آتی ہے۔ اب یہ لوگ قادیان کے لئے بھی وہاں کی دیگوں کے مطابق مشین تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ وہاں کی دیگیں یہاں کی نسبت ذرا مختلف ہیں۔ وہ ایک تو گولائی میں ہوتی ہیں اور اندر سے کھلی اور منہ سے تنگ ہوتی ہے۔ اس کے مطابق بہرحال ان کو ڈیزائن کرنا پڑے گا۔ ان کا یہ پکا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی وہ یہ مشین بھی تیار کر دیں گے۔ ان بھائیوں کے نام ہیں عطاء المنان حق، ودود الحق اور نور الحق۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں بھائیوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کا اخلاص و وفا ہمیشہ قائم رکھے اور آئندہ بھی انہیں جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہر کامیابی ان میں مزید عاجزی پیدا کرے۔ بعض دفعہ تکبر بعض چیزوں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر احمدی کے دل کو جب بھی وہ اچھا کام کرے اللہ تعالیٰ ہمیشہ عاجزی میں بڑھائے۔

اس دفعہ خدام الاحمدیہ نے خلافت جوبلی کے حوالے سے جو سپورٹس ٹورنامنٹ کروایا تھا وہ بھی کیونکہ وہیں مئی مارکیٹ منہائیم میں ہوا تھا جہاں جلسہ ہوتا ہے اس لئے تیاری بھی کچھ پہلے شروع ہوگئی تھی۔ خدام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے پہلے کام شروع کیا اور تمام انتظامات مکمل کئے۔ گویا ہر سال کی نسبت اس سال ہفتہ دس دن پہلے خدام نے وقارِ عمل کے لئے وقت دینا شروع کر دیا تھا۔ بڑی محنت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام ہر جگہ ہی کام کرتے ہیں۔ جرمنی میں مارکیز بھی یہ لوگ خود لگاتے ہیں اور یہ بڑا محنت طلب اور پیشہ ورانہ قسم کا کام ہے۔ بڑا ماہرانہ کام ہے۔ بعض کو جو اناڑی ہوتے ہیں اس کام میں چوٹیں بھی لگتی ہیں۔ لیکن ایک جوش اور جذبے سے یہ کام کرتے چلے جاتے ہیں اور بغیر کسی چوں چراں کے کئی دن لگاتار کرتے چلے جاتے ہیں۔ بعضوں کو تو 36 اور 48 گھنٹے کے بعد سونے کا موقعہ ملتا ہے۔ پھر جلسہ کے بعد وائنڈ اَپ کا کام ہے، صفائی کرنا اور سب کچھ سمیٹنا اور پھر صاف بھی کرنا اور یہ بھی بڑا مشکل اور ذمہ داری کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کام کرنے والوں کو جزا دے۔ تمام کارکنان ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔

جلسہ میں شامل ہونے والے تو جلسہ میں شامل ہو کر، سن کر چلے جاتے ہیں ان کو احساس نہیں ہوتا کہ اس کے انتظامات کو معیار کے مطابق بنانے کے لئے اور پھر اس کو سمیٹ کر جگہ صاف کر کے انتظامیہ کے حوالے کرنے میں کتنی محنت اور وقت صرف ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے سپاہی ہیں جن کا آپؑ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کا ایک مزاج بن گیا ہے اگر کسی وجہ سے ان سے خدمت نہ لو تو یہ لوگ بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو خلافت سے وفا کے تعلق کی وجہ سے خلافت کی طرف سے ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان کے مالوں اور جانوں میں بے انتہا برکت ڈالے۔

جیسا کہ UK جلسہ پر بھی غیروں کا تأثر تھا اور دنیا کے دوسرے ممالک کے جلسوں پر بھی ہوتا ہے، جرمنی میں بھی غیروں نے اس بات کا اظہار کیا کہ اس بات کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خوش دلی سے چھوٹے سے لے کر بڑے تک جن میں 7-8 سال کے بچے بھی شامل ہیں اور 60-70 سال کے بڑے بھی، نوجوان بھی اور مرد بھی اور عورتیں بھی۔ جو جو اپنی ڈیوٹیوں پر ہوتے ہیں، انتہائی خدمت کے جذبے سے اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور اتنی لمبی لمبی ڈیوٹیاں دینے کے باوجود کسی کے ماتھے پر بل تک نہیں آتا بلکہ ان کے چہروں سے مہمانوں کی خدمت کر کے خوشی ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔

پھر شامل ہونے والوں کی آپس کی محبت اور بھائی چارے کا ماحول ہے، یہ بھی غیروں کو بہت متأثر کرتا ہے اور یہ بات ایسی ہے جو ہر احمدی کا خاصہ ہے اور ہونی چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ کی اغراض میں سے ایک بڑی غرض یہ بھی تھی کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ یہ بات جلسہ دیکھنے جو غَیر آتے ہیں ان کو بہت متأثر کرتی ہے۔ جس کا کئی غیروں نے جرمنی میں میرے سامنے بھی اظہار کیا کہ اتنا مجمع ہے اور ہمیں پولیس کہیں نظر نہیں آتی اور آرام سے سارے کام ہو رہے ہیں۔ اب ان کو کوئی کس طرح بتائے کہ یہی تو وہ پاک انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر پیدا فرمایا۔ تم بھی اگر اس جماعت میں شامل ہو جاؤ تو تمہاری بھی یہی حالت اور کیفیت ہو جائے گی کیونکہ اس حالت کے پیدا کرنے کے لئے ایک تسلسل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری تربیت فرمائی اور توجہ دلاتے رہے اور اس کے بعد خلافت توجہ دلاتی رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں۔ اسی لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے‘‘۔

پھر آپ نے ہماری تربیت کرتے ہوئے فرمایا: ’’پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے‘‘۔

پھر آپ نے فرمایا: ’’قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ ...... کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی، جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چِڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے دیکھو وہ جماعت، جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے‘‘۔

پھر آپؑ نے ایک جگہ فرمایا: ’’جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے۔ پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں‘‘۔ یعنی اعضاء بن جاتے ہیں ’’اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں‘‘۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔ پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں اور ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 265-263 جدید ایڈیشن)

پس یہ ہے وہ تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ایک تسلسل سے دی اور یہی وجہ ہے کہ یہ تعلیم آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتی چلی جا رہی ہے اور ہماری اصلاح بھی ہوتی ہے۔

پس جو ایسی تعلیم کے ماننے والے ہوں وہی ہیں جو ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آتے ہیں اور خاص طور پر ایسے موقع پر جب خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہوئے ہوں۔ پس ان باتوں کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے تاکہ اخلاق کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں اور ہم غیروں کی توجہ جذب کرنے والے بنیں اور یہی چیز ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنے گی۔

اس دفعہ عورتوں کے جلسہ گاہ سے بھی عمومی رپورٹ اچھی تھی اور گزشتہ سال جو اِن سے شکوہ پیدا ہوا تھا اس کو انہوں نے بڑے اخلاص و وفا سے دھویا۔ عورتوں کو اس پابندی کی وجہ سے جو مَیں نے ان پر لگائی تھی استغفار کا بھی بڑا موقع ملا اور اس دوران جو دردناک قسم کے خط وہ معافی کے لئے مجھے لکھتی رہیں وہ یقیناً ان کے دل کی آواز تھے۔ کیونکہ اس دفعہ عمومی طور پر اکثریت کا جو عمل تھا اُس نے اُسے ثابت بھی کر دیا۔ پس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور حمد کی طرف توجہ پھیرتی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی پیاری جماعت عطا فرمائی ہے جو خلافت کی آواز پر اس طرح اٹھتی اور بیٹھتی ہے اور اس طرح لبیک کہتی ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی ذات کے جس کے قبضہ قدرت میں ہر دل ہے کوئی یہ حالت اور کیفیت مومنوں میں پیدا نہیں کرسکتا، کسی کے دل میں پیدا نہیں کرسکتا۔ پس یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ یہی جماعت وہ سچی جماعت ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس نے اس زمانہ میں اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔

جلسہ کے آخری دن عورتوں اور مردوں میں جو جذبات کا اظہار ہوا تھا وہ بھی پہلے سے بڑھ کر تھا اور بڑا جوش تھا۔ مجھے وہاں کسی احمدی نے کہا کہ اس دفعہ کا تعلق مجھے کچھ اور طرح سے نظر آرہا ہے اور واقعی اس کی یہ بات ٹھیک تھی۔ ایک جرمن احمدی سے مَیں نے پوچھا کہ اس دفعہ گزشتہ جلسوں کی نسبت تمہیں کوئی فرق محسوس ہوا ہے؟ تو فوری ردّعمل اس کا یہ تھا اور اس کا جواب تھا کہ منصب خلافت کا فہم و ادراک اور ایک خاص تعلق زیادہ ابھر کر سامنے آیا ہے۔ یہ عمومی طور پر ہر جگہ نظر آتا ہے اور کہنے لگا کہ مَیں خود بھی یہ محسوس کرتا ہوں۔ خلافت جوبلی کی تیاریوں، مضامین، جن کی تیاری کے لئے خلافت کے مضمون کو بہت سارے لوگوں کو گہرائی میں جاکر سمجھنے کا موقع ملا اور پھر اس حوالے سے مختلف تربیتی فنکشنز بھی ہوئے تو ان سب باتوں نے اس طرف خاص توجہ اور تبدیلی پیدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا رہے اور ہر احمدی وہ مقام حاصل کرے جو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کا مقام ہے، جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے اور جس کی طرف توجہ دلانے کی خلافت احمدیہ ہمیشہ کوشش کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتی اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں‘‘۔

(رسالہ الوصیّت، روحانی خزائن جلد 20صفحہ 307 مطبوعہ لندن)

پس یہ تقویٰ کا معیار حاصل کرنے کے لئے جو بھی کوشش کرتا رہے گا وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام پائے گا، اس کے انعامات سے حصہ لینے والا ہوگا۔

اس دفعہ جرمنی میں خلافت کے حوالے سے ایک تصویری نمائش کا بھی انہوں نے اہتمام کیا۔ وہ بھی ان کی اچھی کوشش تھی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی طور پر جرمنی کا جلسہ سالانہ بھی خاص برکات لئے ہوئے تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام کام کرنے والے کارکنان اور کارکنات کو جزا دے۔ ان سب کو اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھائے اور وہ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں اور اپنے مقصد کو سمجھنے والے ہوں۔

اس کے بعد مَیں آج کل کے بعض حالات کی وجہ سے ایک دعا کی درخواست بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آج کل ہندوستان کے بعض علاقوں میں احمدیت کی مخالفت نے بڑا زور پکڑا ہوا ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالے سے حیدرآباد دکن انڈیا میں جو ہمارے جلسے ہو رہے تھے ان میں مخالفین نے بڑا شور مچایا۔ تیاریوں کے ابتدائی مراحل میں جلوس اور توڑ پھوڑ کی۔ آخر انتظامیہ بے بس ہوگئی اور بعض جگہ جلسے نہیں ہوسکے۔

اور پھر گزشتہ دنوں سہارنپور میں احمدیوں کے گھروں پر حملے کئے گئے، احمدیوں کو مارا گیا، سامان کی توڑ پھوڑ کی گئی، گھروں کو نقصان پہنچایا گیا۔ آگ لگانے کی کوشش کی گئی اور یہ سب کام کوئی اور نہیں کررہا، یہ نہیں کہ ہندو اکثریت کا علاقہ ہے تو ہندو ہی ظلم کر رہے ہوں بلکہ خدا اور اسلام کے نام پر یہ ظلم یہ نام نہاد مسلمان کر رہے ہیں اور یہاں بھی مُلّاں ہی ہے جو اس کو ہوا دے رہا ہے۔ مقامی لوگ شامل نہیں ہوتے۔ باہر سے مُلّاں آجاتے ہیں۔ بعض احمدیوں کو جیسا کہ مَیں نے کہا بڑی بری طرح مارا پیٹا گیا۔ زخمی ہیں۔ ہسپتال میں پڑے ہیں اور یہ سب نومبائعین ہیں۔ زیادہ پرانے احمدی بھی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کے تمام مضبوط ایمان والے ہیں۔ اس بات پر قائم ہیں کہ جس مسیح و مہدی کو ہم نے قبول کیا ہے وہ وہی ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ یہ تمام احمدی اس وقت تو وہاں سے نکال لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ ہیں۔ قادیان میں ہیں اور کچھ ہسپتال میں داخل ہیں لیکن ان کے گھروں اور مالوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

ظالموں نے تو یہ ظلم اس لئے کیا تھا کہ نئے احمدی ہیں خوفزدہ ہوکر احمدیت چھوڑ دیں گے لیکن اس ظلم کی وجہ سے اگر کسی گھر میں باپ احمدی ہے اور باقی گھر والے نہیں تو اپنے باپ پر ظلم دیکھ کر اور اس کے ایمان میں اس ظلم کی وجہ سے مزید پختگی دیکھ کر جو باقی گھر والے تھے، جو بالغ اولاد تھی انہوں نے بھی اعلان کر دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ اس شہر میں آٹھ دس گھر احمدی تھے اور اس مار دھاڑ کی وجہ سے تو دس پندرہ اور بیعتیں ہوگئیں۔ ان مُلّانوں کا کیونکہ اپنا ایمان سطحی ہے بلکہ دکھاوے کا ہے اس لئے احمدیوں کو بھی وہ اسی نظر سے دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اب احمدیت قبول کرنے کے بعد وہی لوگ جو اِن میں سے آئے ہیں لیکن نیک فطرت اور سعید فطرت تھے ان کی حالتوں میں کیا انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اسی طرح ہندوستان کے بعض اور علاقے ہیں جہاں مسلم اکثریت ہے، وہاں بھی احمدیوں پر ظلم کی خبریں آرہی ہیں۔

اسی طرح آج کل پاکستان میں بھی نئے سرے سے احمدیوں کے خلاف فسادوں میں سرگرمی نظر آرہی ہے۔ لاہور میں ہمارے ایک سنٹر میں پولیس نے کلمہ طیبہ اتارا ہے۔ اسی طرح کُنری میں گزشتہ دنوں ہماری مسجد میں پتھراؤ کیا گیا، نقصان پہنچایا گیا۔ اسی طرح احمدیوں کے گھروں پر پتھراؤ کیا گیا۔

اور ساری تکلیف ان کو یہ ہے کہ تمام تر مخالفت کے باوجود جماعت کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہر جگہ خلافت جوبلی کے حوالے سے جلسے اور پروگرام ہو رہے ہیں اور اس چیز نے ان کو بڑی تکلیف دی ہے اور ان کے خیال میں کہ ہم اپنے اپنے اختلافات میں بڑھ رہے ہیں اور احمدی اپنی ترقیات میں بڑھ رہے ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ گزشتہ دنوں جب خلافت جوبلی کے حوالے سے لاہور میں پروگرام ہو رہے تھے تو جماعت اسلامی کے ایک سیاسی لیڈر نے کہا کہ ان کے پروگرام نہیں ہونے دینے چاہئیں۔ اگر ان لوگوں نے خلافت جوبلی منالی تو پھر یہ لوگ تو آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور ہماری حیثیت گلی کے کُتّوں کی طرح ہو جائے گی۔ اب ہم نے تو ان کو گالی نہیں دی یہ تو اپنی حیثیت کا خود اظہار کر رہے ہیں کہ کیا ہو جائے گی۔

بہرحال ان مخالفین پر یہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ جماعت احمدیہ کے قدم آگے بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔ اور انہیں کوئی روک نہیں سکتا انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمہاری کیا حیثیت ہونی ہے؟ یہ تم اپنی ظاہری حالت دیکھ کر خود جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس نے کیا حیثیت کرنی ہے۔ تو ان مظلوم احمدیوں کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کے خاتمے کے دن جلد تر لائے اور قریب لائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے‘‘۔

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20صفحہ309مطبوعہ لندن)

پس احمدیوں کا تو اس بات پر ایمان اور مضبوط ہوتا ہے۔ ہمارے مخالفین بھی سن لیں کہ جب یہ نازک پودا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور کوئی حملہ بھی کامیاب نہیں ہونے دیا۔ آج اس پودے نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے درخت کی شکل اختیار کر لی ہے اور آج بھی یہ درخت اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے ہی اس کی حفاظت کرنی ہے۔ ان ابتلاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے بھی جماعت کامیاب گزری ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گزارے گا۔ لیکن تم لوگ یاد رکھو کہ تمہارے نشان مٹا دیئے جائیں گے۔ اس لئے ہوش کرو اور اپنی تباہی اور بربادی کو آواز نہ دو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ دے۔

بقیہ:پاکستان میں معصوم احمدیوں کی شہادتیں از صفحہ نمبر 2

قتل و غارت گری کرنے والے ایسے متعصب، سماج دشمن معاندین کی سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں جو مذہب کے مقدس نام کی آڑ میں فرقہ واریت کو ہوا دینے اور عوام الناس کے جذبات کو انگیخت کر کے ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ تعصب کی فضا پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ ملک کی موجودہ نازک صورتحال میں میڈیا کے بعض اداروں نے بھی ایسے انتہا پسند متشددین کی حوصلہ افزائی شروع کر رکھی ہے۔ چنانچہ دو روز قبل ایک معروف ٹی وی چینل ’’جیو‘‘ پر مذہب کے مقدس نام پر نشر کئے جانے والے ایک پروگرام ’’عالم آن لائن‘‘ میں جماعت احمدیہ کے خلاف کھلم کھلا بغض و عناد اور نفرت کا اظہار کرنے اور معصوم احمدیوں کے خلاف فتاویٰ قتل نشر کرنے کا شرمناک واقعہ بھی ملک میں مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کو ہوا دینے میں منفی کردار ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

مذہب کے نام پر خون کی ہولی کھیلنے والے یہ انتہا پرست اور شرپسند عناصر امن پسند جماعت احمدیہ کے معصوم افراد کو ظلم و استبداد کا نشانہ بنا کر سوچی سمجھی سازش کے تحت ملک میں پہلے سے موجود افتراق و انشقاق اور فتنہ و فساد کی آگ کو مزید بھڑکانے کے درپے ہیں۔

احباب جماعت رمضان کے ان مبارک ایام میں خاص طور پر بڑے درد و الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو جلد اپنی گرفت میں لے اور اپنی قدرت کے ہیبتناک نشان دکھاتے ہوئے ظالموں کو پارہ پارہ کر دے اور اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ پاکستان اور دنیا بھر کے احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور جرمنی
از صفحہ نمبر 4

اس پر چلنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں کیونکہ آپ نے ہی اللہ تعالیٰ کی امانت کو اللہ تعالیٰ کو لوٹانے کا صحیح حق ادا کیا اور اس کے لئے کوشش کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے اور یہی ایک مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور جب یہ سوچ پیدا ہوتی ہے تو تب ہی انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ اعراف میں اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ کر جس انصاف کا حکم دیا گیا ہے وہ دو طرح قائم ہوتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر کے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو اس کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کر کے، اس کی دی ہوئی امانتوں کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو واپس لوٹاتے ہوئے۔ اور دوسرے بندوں کے درمیان عدل قائم کر کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں باتوں کے لئے جو کوشش ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ جو کامیابی ملنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنی ہے۔ اس لئے جب مسجد میں آؤ تو اپنی توجہات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو۔ نماز کے لئے کھڑے ہو تو خالص ہو کر اس کو پکارو، اس سے فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے اور آپس کے تعلقات میں بھی عدل قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کسی کے حقوق غصب کرنے سے بچاتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ جو ایسی عبادتوں کے ادا کرنے والے ہوں گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ یہی خالص عبادتیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے صرف ظاہری چیز نہیں دیکھتا یا دیکھ رہا بلکہ اس کی بڑی گہری نظر ہے دلوں کے اندرونے کو بھی دیکھ رہا ہے، انسان کی پاتال تک سے وہ واقف ہے۔ اسے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اے اللہ مَیں تیرے لئے خالص ہو کر سب کچھ کر رہا ہوں، اس لئے میری دعاؤں کو قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بَصِیْر ہوں، مَیں اسے بھی دیکھ رہا ہوں جو تمہارے دلوں میں ہے۔ مَیں تمہاری اس نیت سے بھی واقف ہوں جس سے تم نے امانتیں لوٹائیں، جس سے تم نے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نمازیں ادا کیں۔ اس پر بھی میری گہری نظر ہے جو عدل کے تقاضے تم نے میرے حکموں پر چلتے ہوئے پورے کرنے کی کوشش کی۔

حضور نے فرمایا: پس جب ایک اللہ کا بندہ، خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جائے گا یا ہونے کی کوشش کرے گا، ایک مومن جب آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھے گا تو اس کا اس کے علاوہ کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ خدا تعالیٰ کا حقیقی عابد بنے اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہا ہو۔ اُس حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے اتاری ہے تا کہ حقیقی عدل دنیا میں قائم ہو۔

حضور نے فرمایا: ہم جو احمدی کہلاتے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اُس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری اور جس کا حقیقی فہم و ادراک ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ پس اگر ہم صرف زبانی دعووں تک رہتے ہیں اور اپنی عملی حالتوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہمارے یہ دعوے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حضور نے فرمایا: جب تک نفس کلیتًا پاک کرنے کی کوشش نہ ہو خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور اسی طرح جب نفس پر نظر نہ ہو ایک ایک بدی کو باہر نکال کر پھینکنے کی کوشش نہ ہو تو دوسروں سے عدل کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے، دوسروں سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ پس باہر کے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے پہلے اپنے نفس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہو گا اور جب ایک مومن اس کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی توجہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پھرتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منکر سے بچو یعنی ناپسندیدہ باتوں سے بچو۔ وہ باتیں جو براہ راست دوسروں کو نقصان پہنچانے والی تو نہیں ہوتیں لیکن لوگ اس کو دیکھ کر برا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اٹھانا ہے جس کی طرف آج کل آپ کی توجہ ہوئی ہوئی ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور اُن نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے حکم فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستعد بناؤ خدا تعالیٰ کی عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے۔

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں۔

حضور نے فرمایا: تو یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور توقعات۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے بنیں، انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے بنیں اور اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف ہمیشہ توجہ دینے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنی عبادتوں اور اپنی قربانیوں کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ تین بجے تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے اپنی رہائشگاہ ”بیت الرشید“ تشریف لے گئے۔

نماز جمعہ میں شامل ہونے والے ساڑھے تین ہزار سے زائد احباب کے لئے جماعت ہمبرگ نے Lunch کا انتظام کیا تھا اور ہر بچے، بوڑھے، مرد و خواتین کو ایک عمدہ انتظام کے ساتھ پیک لنچ (Pack Lunch) مہیا کیا گیا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

ہمبرگ (Hamburg) اور کیل (Keil) کی جماعتوں کی 64 فیملیز کے 284 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان فیملیز کے علاوہ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور امریکہ سے آنے والے بعض احباب بھی شامل تھے۔

ہمبرگ کی درج ذیل جماعتوں کی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Altona، Barmbex، Billstedt، Eidelstadt، Fuhlshuitil، Hamburg، Heimfeld، Hamburg Mitte، Hamburg Moschee، Lurup، Neustadt، Pinneberg، Rahlstedt اور Wandesbek۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”بیت الرشید“ میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

16/اگست 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’بیت الرشید‘ ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ہمبرگ سے ہینوور کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ سے ہینوور (Hannover) اور پھر وہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد بیت الرشید میں جمع تھی۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ایک فیملی کو جن کے ایک بچے کو بلڈ کینسر کی تکلیف ہے از راہ شفقت ملاقات کا شرف بخشا اور بچے کو دعائیں دیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الرشید کے بڑے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تصاویر کے ایک پروگرام میں مجلس عاملہ لوکل امارت جماعت ہمبرگ و صدران حلقہ جات، خدمت خلق اور سیکیورٹی کی ڈیوٹی ادا کرنے والے خدام اور دیگر مختلف شعبوں میں کام کرنے والے کارکنان نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں حضور انور روانگی کے لئے بیت الرشید کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے دیدار کے منتظر تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ ہمارے لئے عید کے دن تھے جو آئے اور جلد گزر گئے۔ نہ ہمیں صبح کا پتہ چلا اور نہ شام کا۔ بعضوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ یہ دن تو ہماری زندگیاں سنوار گئے۔ ہمیں نئی زندگی دے گئے۔ ہمیں جو لطف اور سرور نمازوں میں آیا ہم بیان نہیں کر سکتے۔

اب جدائی کا لمحہ آ پہنچا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے بچیوں اور خواتین کے پاس کھڑے رہے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔ حضور انور نے فرمایا مرد حضرات بھی جو دور کھڑے تھے قریب آ جائیں۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بیت الرشید ہمبرگ سے ہنوور (Hannover) کے لئے روانگی ہوئی۔

ہمبرگ سے ہنوور کا فاصلہ 161 کلومیٹر ہے۔ یہاں امسال نئی تعمیر ہونے والی مسجد ”بیت السمیع“ کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

ہینوور آمد اور استقبال

قریبًا پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد ”مسجد بیت السمیع“ ھنوور میں تشریف آوری ہوئی۔ Hannover جماعت کے احباب چھوٹے بڑے، مرد و خواتین سبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر چشم براہ تھے۔ بچیاں سفید لباس پہنے اور سرخ دوپٹے اوڑھے ہوئے کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت ”اھلاً وسھلاً ومرحبا یا امیر المومنین“ پڑھ رہی تھیں۔ ہر کوئی خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ مرد حضرات نعرے بلند کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ مقامی جماعت کے صدر اور مبلغ سلسلہ نے حضور انور سے شرف مصافحہ کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Hannover کا شہر جرمنی کے صوبہ Niedersachsen کا دارالحکومت ہے اور 13 ڈسٹرکٹ پر مشتمل پانچ لاکھ بیس ہزار نفوس لئے ہوئے دریائے Leime کے جنوبی کنارہ پر آباد ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر فیئر اور انڈسٹریل مشینری فیئر ہر سال اس شہر میں منعقد ہوتا ہے۔ اس شہر میں پہلی یونیورسٹی 1831ء میں قائم ہوئی جس میں اب بھی 21 ہزار 800 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تیرھویں صدی میں ہنوور مچھلی کا شکار کرنے والوں اور کشتیاں چلانے والوں کا ایک گاؤں تھا لیکن اب یہ جرمنی کا ایک انتہائی اہم شہر بن چکا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1975ء میں پانچ افراد کی تجنید کے ساتھ ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں لوکل جماعت کی تعداد ساڑھے تین صد کے لگ بھگ ہے اور ہنوور امارت کے تین حلقے Hannover-Ost، Hannover-Nord اور Peine قائم ہو چکے ہیں۔ اور یہاں کی مقامی جماعت میں پاکستانی اور انڈین احباب کے علاوہ جرمن، افریقن، Sinti، Romanies، Peeru اور آذربائیجان

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:رپورٹ دورہ کینیڈا حضور انور
از صفحہ نمبر 16

رہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ زمانے کے امام سے سچا تعلق قائم کرنے والے بھی ہوں ۔صرف خوبصورت مسجد ہی ہمارے کام نہیں آئے گی،۔خوبصورت مسجد بنا دینا ہی کافی نہیں ہے۔اس کے اندر لگے ہوئے قیمتی فانوس جو ہیں یہ ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ بلند و بالا مسجد جو دور سے نظر آتی ہے ہمارے کسی کام نہیں آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا : آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے میں بلند و بالا مساجد تعمیر ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی، حقوق اللہ اور حقوق العباد سے بے بہرہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب فرمایا کہ مسلمان پیدا کرنے کے لئے مسجدیں بناؤ تو ساتھ ہی آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ضروری نہیں کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو۔خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔مسجد نبوی جو تھی ایک لمبے عرصے تک کچی مسجد ہی رہی تھی لیکن تقویٰ پر اس کی بنیادیں تھیں۔جس کی خدا نے بھی گواہی دی۔ افریقہ میں ہماری جماعتیں قائم ہوئی ہیں اکثر جگہ غریبانہ سی مسجد ہم بناتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی مسجدیں وہاں مضبوط جماعت کے قیام کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ حالات کے مطابق اور اس لئے کہ غیروں کی توجہ کھینچی جائے بڑی بڑی مساجد بھی جماعت بناتی ہے اور یہ مسجد بھی آپ نے یقیناً اس سوچ سے بنائی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بننا شروع ہو گئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید بنے گی۔لیکن یہ کبھی نہ بھولیں کہ اس کی تعمیر کے بعد ایک اور بہت اہم کام کے ذمہ دار ہم بنا دیئے گئے ہیں اور وہ ہے اس کی آبادی۔اور ایسے پاک لوگوں سے آبادی جن کا دل اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے بھرا ہوا ہو۔ جو خوف خدا رکھتے ہوں اور اس خوف کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اور عبادت کے ساتھ حقوق العباد اور نظام جماعت کی اطاعت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں ۔کیونکہ ہماری مساجد کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اُس گھر کی طرز پر اور ان مقاصد کے حصول کے لئے رکھی جاتی ہے جس کی بنیادیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے دوبارہ دعائیں مانگتے ہوئے اٹھائی تھیں تو ان کے بہت بڑے بڑے مقاصد تھے۔ جو گھر لوگوں کے بار بار جمع ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا گیا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم فرمایا ہے کہ تم بھی اس مقصد کے لئے مسجدیں بناؤ جو مقصد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا،تبھی یہ مسجد ان مسجدوں میں شمار ہو گی جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ مسجد جو آج ہم نے بڑی قربانی کرکے بنائی ہے اس کو ایک خوبصورت عمارت کے طور پر بنا کر چھوڑ دینا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ اس کی خوبصورتی اس وقت مزید بڑھے گی جب ہم بار بار یہاں آئیں گے۔ پانچ وقت نمازوں کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ ہم پانچ وقت کی نمازوں کے لئے یہاں حاضر نہیں ہوتے تو بار بار آنے کا مقصد پورا نہیں کر رہے ہوں گے۔اور پھر ہم آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ایک نماز سے اگلی نماز اور ایک جمعہ سے اگلے جمعہ، جو انسان کو بڑے گناہوں سے بچاتا ہے اس بات کی ضمانت سے بھی محروم ہو رہے ہوں گے کہ ان گناہوں سے بچیں گے۔

پس اگر برائیوں سے بچنے کی ضمانت حاصل کرنی ہے تو خالص ہو کر واحد و یگانہ خدا کی عبادت کے لئے بار بار اس مسجد میں آنا بھی ضروری ہے اور یہی اس مسجد کی اصل خوبصورتی اور زینت ہے۔اس میں آپ کے امن کی بھی ضمانت ہے اور علاقے کے امن کی بھی ضمانت ہے۔ نیک اور عبادت گزار لوگوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی آفات سے بچا لیتا ہے۔ پھر مسجد میں آنے والے جب خالص ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے، مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو گی اور یہ بھی معاشرے کے امن کا باعث بنے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہیں حسب توفیق مساجد بھی بناتے چلے جانا ہے تا کہ اسلام کی طرف دنیا کی توجہ بھی رہے اور اپنی اولادوں کو بھی دین کی خاطر قربان کرتے چلے جانا ہے تا کہ ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو دنیا میں خدائے واحد کی پہچان کروانے والے ہوں۔اس کا پیغام دنیا میں پھیلانے والے ہوں۔

یہاں ایک بات کی طرف مَیں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجا لاؤ یعنی اب اس زمانے میں نجات اسی میں ہے کہ اپنی عبادتوں کو اس شوق اور توجہ اور اس طریق پر ادا کرو جو اس زمانے کے حکم و عدل نے ہمیں بتائے ہیں یا ہم سے خواہش کی ہے۔جو زمانے کے امام نے ہمیں بتائے ہیں۔ اپنے عقیدے پر اس طرح قائم ہو جس طرح اس زمانے کے امام ہمیں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ان اصولوں پر چلو جو اس زمانے کے حکم اور عدل نے ہمیں بتائے ہیں۔ ذاتی خواہشوں اور دنیاوی مصلحتوں کی وجہ سے اپنے عقیدے کے سودے نہ کرو۔عقیدہ کیا ہے؟ یہ دلی یقین کی وہ کیفیت ہے جس کے مقابلے پر ہر دوسری چیز ہیچ ہے اور ہونی چاہئے۔ کسی بھی چیز کی اس کے مقابلے پر کوئی اہمیت نہیں۔ ہر احمدی یہ عقیدہ رکھتا ہے اور اس پر کامل یقین اور ایمان کے ساتھ قائم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، ان کی صورت میں ظاہر ہوا۔اور آپؑ کی بیعت میں آ کر اب ہمارے لئے آپؑ کا ہر حکم بجا لانا ضروری ہے۔لیکن بعض دفعہ لوگ اپنی ذاتی پسند کی وجہ سے ایسے فعل کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان اور اعتقاد کو ڈانواں ڈول کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’جو اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے وہ ظالم ہے‘‘۔ وہ اس حرکت کی شدت کو نہیں سمجھتے جو وہ بعض دفعہ شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر کر رہے ہوتے ہیں جو انہیں بیعت کے دعویٰ سے منحرف کر رہا ہوتا ہے۔جس کی ایک مثال میں پیش کرتا ہوں۔ یہ کمزوری ہے جو بعض دفعہ شدت سے بڑھنے لگ گئی ہے اور جو میرے نزدیک بڑی واضح اعتقادی غلطی بھی ہے اور یہ مسئلہ ہے شادی بیاہ کا۔

شادی کرنا ایک احسن عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے بیوگان کو ایک طرح کا حکم دیا ہے کہ وہ شادی کریں اور اس کے عزیز اس کے راستہ میں روک نہ بنیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اپنے صحابہؓ کو تحریک فرماتے، شادی کی ترغیب دلاتے تھے، رشتے بھی تجویز فرماتے تھے۔لیکن یہی مستحسن عمل جو ہے بعض حالتوں میں بعض احمدی خاندانوں کے لئے ابتلاء بن جاتا ہے اور اس میں نظام جماعت کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔لیکن بعض لوگ نظام جماعت کو بھی الزام دیتے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ جب ایک شخص اپنی مرضی سے کسی غیر از جماعت لڑکی یا عورت سے شادی کرتا ہے اور اس خوف سے کہ نظام جماعت یا بُرا منائے گا اور مجھے اجازت نہیں ملے گی یا بعض اوقات غیر از جماعت لڑکی والوں کی طرف سے بھی یہ شرط رکھ دی جاتی ہے کہ نکاح غیر از جماعت مولوی یا کوئی شخص پڑھائے تو ایسے لوگ غیر از جماعت سے نکاح پڑھوا لیتے ہیں اور ایک ایسی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکال دیتی ہے۔ کیونکہ یہ نکاح پڑھانے والے وہ شخص ہوتے ہیں، یا ہوتا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کی ہوئی ہوتی ہے۔آپؑ کی تکفیر کرنے والے ہیں۔ گویا عملاً ایسا احمدی لڑکا یا اس کا خاندان جو اس شادی میں اس کا مددگار ہوتا ہے یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے باہر نکل کر مولوی سے یہ نکاح پڑھوا کر نعوذ باللہ آپؑ کی تکفیر اور تکذیب کرتا ہوں۔ ایسے شخص یا اشخاص اعتقادی لحاظ سے آپؑ کے دعویٰ مسیحیت اور مہدویت سے انکاری ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مکفّر اور مکذّب مولوی کو آپؑ کے مقابل پر کھڑا کیا ہے۔ اور جب اس بات پر اخراج از جماعت ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوا ہے۔نکاح تو ہم نے مسنون طریقہ سے پڑھایا تھا۔اگر کسی کے باپ کو کوئی برا بھلا کہنے والا ہو تو اس پر تو مرنے مارنے پر تُل جاتے ہیں لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے غیرت کا سوال آتا ہے تو ایسے لوگوں کی غیرتیں مصلحت اور نفسانی خواہشات کا شکار ہو جاتی ہیں۔اگر ایسی کوئی اضطراری کیفیت ہے تو ایسے لوگ اجازت لے کر احمدی سے نکاح پڑھوا لیں تو اپنے ایمان کو بھی بچانے والے ہوں گے اور ابتلاء سے بھی بچ جائیں گے۔ دوسرے ایسے لوگوں کو ہمیشہ یہ سوچنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے خوبصورت اصول کے مطابق اپنی خواہشات اور نفسانیت کا شکار ہونے کی بجائے دینی پہلو کو دیکھا کریں اور احمدی خاندانوں میں رشتہ کریں۔ نیک اور دیندار لڑکی کی تلاش کریں تو نہ صرف ابتلاء سے بچ جائیں بلکہ اپنے خاندانوں کو بھی ابتلاء سے بچانے والے ہوں بلکہ ثواب کمانے والے ہوں گے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر ہوا۔

تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف امور اور پروگراموں کے بارہ میں ہدایات حاصل کیں۔

واقفین نو کی کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجکر چالیس منٹ پر واقفین نو بچوں کی کلاس مسجد بیت النور میں شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب کلاس میں تشریف لائے تو بچوں کا ایک گروپ کورس کی صورت میں اھلاً وسھلاً و مرحبا پڑھ رہا تھا۔ اس کلاس میں وینکوور، کیلگری، ایڈمنٹن، ریجائنہ اور سیسکاٹون کی جماعتوں سے آئے 117 واقفین نو بچے شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم لبیب احمد جنود نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم واسق محمود نے اور اردو ترجمہ عزیزم فیضان احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی کے ساتھ عزیزم ساغر محمود باجوہ نے پڑھ کر سنایا۔

حضور انور نے عزیزم ساغر محمود کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم نے بہت اچھی نظم پڑھی ہے اردو زبان کہاں سے سیکھی ہے۔ پاکستان سے سیکھی ہوئی ہے، ماشاءاللہ۔ حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔نظم کا انگریزی ترجمہ طاہر احمد چوہدری نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا۔ آپ سب نے وقف کا فارم پُر کر دیا ہے۔حضور انور نے فرمایا جو اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں وہ وقف کا فارم پُر کریں۔

حضور انور نے ازراہ شفقت ایک نائیجیرین بچے کو اپنے قریب بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہو۔ جس پر بچے نے بتایا کہ مَیں اپنا وقف جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب وقف نو کو توجہ دلائی کہ جن بچوں کی عمر 15 سال ہے اور وہ اپنا وقف جاری رکھنا چاہتے ہیں ان سے وقف فارم پُر کروائیں۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ اس سال جامعہ میں کون جا رہا ہے۔ جامعہ جانے والے بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔ حضور انور نے فرمایا ڈاکٹر کون بن رہا ہے؟ فرمایا میڈیسن میں جائیں اس کی بہت ضرورت ہے۔ کمپیوٹر اور میڈیا پروڈکشن کے علاوہ میڈیسن میں بھی جائیں۔ جماعت کو ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

ایک ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب ایک طرف زائرین میں بیٹھے ہوئے تھے۔حضور انور نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ وقف عارضی کریں اور قادیان جائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام واقفین نو بچوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بچے باری باری حضور انور کے پاس آتے اور اپنا تحفہ حاصل کرتے۔ 15 سال سے زائد عمر کے بچوں سے حضور انور ساتھ ساتھ دریافت فرماتے کہ کس کلاس میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں اور آئندہ کیا پروگرام ہے۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس سات بجے اختتام کو پہنچی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد سات بجکر پانچ منٹ پر واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ تنزیلہ خواجہ اور اُردو ترجمہ عزیزہ

نائلہ قمر نے پیش کیا۔ صوفیہ جنود نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کا انگریزی ترجمہ عزیزہ رابعہ خان نے پیش کیا۔

بعدازاں حضورانور نے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے اوپر کی جو بچیاں ہیں کیا انہوں نے وقف کے فارم پُر کر دیئے ہیں کہ آئندہ اپنا وقف جاری رکھیں گی۔

حضورانور نے فرمایا آپ جو بچیاں واقفات نو ہیں۔ آپ کا دوسری بچیوں سے تھوڑا سا فرق ہونا چاہئے۔ آپ کے ڈریسز میں فیشن نہیں ہونا چاہئے۔ دینی علم سیکھیں، قرآن کریم پڑھیں اور اس کا ترجمہ سیکھیں، احمدیت کا لٹریچر پڑھا ہونا چاہئے۔ آپ کا جو بھی پروفیشن ہو اس کے ساتھ دینی تعلیم ضروری ہو یہ نہیں کہ جوڑا کونسا خوبصورت ہے۔ بال کس طرح کے ہوں، پھر ڈریسنگ کس طرح کروانی ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو۔ آپ باہر نکلیں تو باقاعدہ حجاب ہو۔ کوٹ پہننا شروع کر دینا چاہئے۔ سر پر دوپٹہ ہو، حجاب ہو۔ یہ نہیں سوچنا کہ فلاں نے جین پہنی ہے اس لئے ہم بھی جین پہنیں گی۔ تم وقف نو ہو۔ تم نے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہے۔ اگر تم لوگ بھی دوسروں کی طرح ماحول میں بہتے ہوئے چلے گئے تو پھر سب ایک جیسے ہو جائیں گے اور آئندہ تربیت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ پس تم نے نہ صرف اپنی تربیت کرنی ہے بلکہ چھوٹے بچوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ حضورانور نے فرمایا ان باتوں کی سمجھ آ گئی ہے۔

بعدازاں حضورانور نے فرمایا کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔

ایک واقفہ نو کے سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا۔ مَیں یہاں کیلگری میں ٹورانٹو سے آ رہا ہوں اس سے پہلے امریکہ، واشنگٹن میں تھا۔ وہاں ان کا جلسہ تھا۔ اس سے پہلے افریقہ کے تین ممالک غانا، بینن اور نائیجیریا کا سفر کیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا لڑکیوں میں سے زیادہ میڈیسن میں جائیں تو اس کی ضرورت ہے اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہے۔

حضورانور نے فرمایا جو پندرہ سال کی اوپر کی بچیاں ہیں کتنی ہیں جو مجھے خط لکھتی ہیں۔ مجھ سے خط لکھ کر پوچھیں کہ ہمیں اس بات کا شوق ہے۔ ان مضامین میں دلچسپی ہے۔ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کیا بننا ہے۔ خط لکھ کر رابطہ رکھیں۔ کلاس کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ ساڑھے سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں کیلگری اور ٹورانٹو کی پندرہ فیملیز کے 70 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

تقریب عشائیہ

جماعت کیلگری نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا تھا۔ یہ تقریب مسجد کی پارکنگ لاٹ میں نصب کی گئی دو وسیع و عریض مارکیوں میں منعقد ہوئی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضورانور ایدہ اللہ اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس پروگرام میں جماعت کیلگری اور مغربی کینیڈا کی دیگر جماعتوں کے احباب مرد و خواتین نے شرکت کی اور اپنے پیارے آقا کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس تقریب عشائیہ کے آخر پر خدام کے ایک گروپ نے کورس کی صورت میں نظم پیش کی۔ آخر پر حضورانور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے گروپس کی صورت میں نظمیں پیش کیں۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22 بچوں اور 25 بچیوں سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ تقریب آمین کے بعد ساڑھے دس بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

5؍جولائی 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت النور کیلگری میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مسجد بیت النور کے سلسلہ میں منعقدہ خصوصی تقریب

آج مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے تعلق میں ایک Reception کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں کینیڈا کے وزیراعظم اور دیگر سرکردہ حکومتی حکام شرکت کر رہے تھے۔

وزیراعظم کینیڈا کی آمد

وزیراعظم کینیڈا Hon. Stephen Harper کی آمد کی وجہ سے صبح سے سیکیورٹی والوں کی ایک بڑی تعداد مسجد کے احاطہ میں پہنچ چکی تھی۔ صبح ساڑھے دس بجے جب وزیراعظم مسجد پہنچے تو مکرم لال خان ملک صاحب امیر جماعت کینیڈا اور مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اپنے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ مسجد سے ملحقہ دفاتر میں سے ایک کمرہ وزیراعظم کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ جہاں وزیراعظم صاحب نے کچھ دیر قیام کیا اور ان کے سٹاف نے آج کے پروگراموں کے بارہ میں وزیراعظم کو بریفنگ دی۔

وزیراعظم کینیڈا کی حضورانور سے ملاقات

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر وزیراعظم کینیڈا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے حضور انور کے دفتر تشریف لائے اور یہ ملاقات دس بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ بعدازاں وزیراعظم کینیڈا Hon. Stephen Harper نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ مسجد بیت النور کیلگری کا معائنہ کیا اور مسجد کے اندرونی ہال میں تشریف لے گئے۔ اس وقت مسجد بیت النور کیلگری پریس کے نمائندوں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سے بھری ہوئی تھی۔ اس معائنہ کے دوران کینیڈا کے مختلف TV سٹیشنز جہاں اپنی فلم تیار کر رہے تھے وہاں اخبارات کے نمائندے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ کیمروں کی ایک یلغار تھی جو ان مناظر کو لمحہ لمحہ محفوظ کر رہی تھی۔ آخر پر وزیراعظم کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ ایک علیحدہ تصویر بھی بنوائی۔ مسجد کے معائنہ کے بعد کچھ دیر کے لئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وزیراعظم کینیڈا دفتر تشریف لے آئے۔

پرچم کشائی

گیارہ بجکر پانچ منٹ پر مسجد کے احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ وزیراعظم کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا اور ڈپٹی پریمیئر Ron Stevens نے صوبہ البرٹا (Alberta) کا پرچم لہرایا۔ کینیڈا کی سرزمین پر بلکہ پورے براعظم امریکہ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی ملک کا وزیراعظم حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لوائے احمدیت لہرانے کے ساتھ ساتھ اپنے ملک کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ ایسا واقعہ دنیا کے اس خطہ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ پرچم کشائی کی اس تقریب کو بھی ملک کے سارے میڈیا نے Cover کیا۔

گیارہ بجکر دس منٹ پر مسجد کے بیرونی احاطہ میں لگائی گئی مارکی میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جو مکرم شعیب جنود صاحب نے کی۔

تقریب میں شامل سرکاری وسماجی اہم شخصیات

آج کی اس نہایت اہم تقریب میں وزیراعظم کینیڈا Stephen Harper کے علاوہ ڈاکٹر Stephane Dion لیڈر آف لبرل پارٹی و اپوزیشن لیڈر، 9 شہروں کے میئرز، 11 فیڈرل ممبرز پارلیمنٹ، ایک وفاقی وزیر، 21 صوبائی ممبرز آف پارلیمنٹ، 5 صوبائی وزراء، 13 کونسلرز، 9 ڈپلومیٹس، 11 جج حضرات اور مختلف کالجز اور یونیورسٹیز کے پرنسپلز، پروفیسرز، اساتذہ اور وکلاء حضرات اور RCMP (فیڈرل پولیس) کے آفیسرز اور زندگی کے دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات ایک بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔

اس تقریب میں شرکت کے لئے حکومت کے بعض سرکردہ حکام وینکوور، ٹورانٹو اور بعض دیگر شہروں سے تین تین ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم نسیم مہدی صاحب مربی انچارج کینیڈا نے مسجد بیت النور کیلگری کے افتتاح کے حوالہ سے اس تقریب کا تعارف کروایا اور وزیراعظم کینیڈا کو اپنا ایڈریس پیش کرنے کی دعوت دی۔

وزیراعظم کینیڈا کا ایڈریس

وزیراعظم کینیڈا Honorable Stephan Harper نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے مسجد کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کی دعوت پر حضور کا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں تقریب میں حاضر مختلف ممبران اسمبلی کو دیکھ دیکھ کر ان کا نام لے کر ان کی Acknowledgement کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے کینیڈین دوستو، اپنا خطاب شروع کرنے سے پیشتر مَیں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ایک پرشکوہ عبادت گاہ کے افتتاح کے موقعہ پر ان کو بھی شمولیت کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے اور کیلگری کی مختلف اہم عمارات میں اعلیٰ فن تعمیر کے لحاظ سے ایک نہایت مفید اضافہ ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ جماعت مستقبل قریب میں سیسکاٹون، وینکوور اور بریمپٹن میں بھی اس جیسی پرشکوہ مساجد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جماعت کے ممبران اپنے ایمان میں بہت مضبوط اور اپنی صفوں میں مکمل اتحاد رکھتے ہیں اور اس مسجد اور دوسری مساجد کی تعمیر سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جماعت کے افراد یہاں کینیڈا میں خوشحال اور کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو لوگ اس جماعت کو جانتے ہیں، ان کے لئے یہ بات ہرگز کسی تعجب کا باعث نہیں ہونی چاہئے کہ اس جماعت کے افراد کتنی قربانی اور وقف کی روح رکھتے ہیں۔ امن، عالمگیر اخوت اور خدا کی رضا پر سرتسلیم خم کرنا ان لوگوں کی پہچان ہے اور یہی دراصل اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ احمدی رفاہ عامہ میں انسانیت کی بھلائی کے لئے بڑے بڑے کام جیسے طبی و تعلیمی سہولتوں میں آگے قدم بڑھانے نیز اس طرح کی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ جات میں بھی یہ لوگ مشہور ہیں۔ پھر دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستے ہیں وہ اس بات میں بھی مشہور ہیں کہ وہ اپنے سے بڑی کمیونٹی کو ساتھ لے کر ان کے دوش بدوش کام کر سکیں اور امن اور آشتی کے ساتھ ان علاقوں میں سکون کی زندگی گزاریں جہاں تمام مذاہب، سماج اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ یہی خوبیاں اور روایات ان کو کثیر تعداد میں ان روایات پر یقین رکھنے والی کینیڈین سوسائٹی کے ہم دوش و ہم پلہ کرتی ہیں اور ہماری حکومت جس شئے کا نام Pluralism (کثیر اور مختلف طبقات کا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانا) رکھتی ہے یہ اس کی ایک بہترین مثال ہے۔

یہ جماعت ذاتی طور پر اس بات سے پوری طرح آگاہ ہے کہ امتیاز اور تفریق کیا ہوتے ہیں اور عقائد کے اختلاف کی بنا پر ظلم و ستم کیسے سہا جاتا ہے؟ اس لئے آپ کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ یہاں کینیڈا میں اور اسی طرح تمام دنیا میں آزادی مذہب کی ترویج اور اس کی حوصلہ افزائی امن عالم کے لئے کتنی اہم ہے۔ ہم اس لحاظ سے حضرت اقدس کے ساتھ پورے طور پر متحد ہیں اور انہیں ان کے آزادی مذہب کا پرچارک ہونے کا ایک بہادر چیمپیئن قرار دیتے ہیں اور ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ برملا اور بلا خوف و خطر ان متشدد طریقوں اور عقائد کی مذمت کرتے ہیں جو متشدد لوگ تشدد کرنے کے لئے بطور جواز پیش کرتے ہیں اور جنہوں نے مذہب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ تاہم ہم سب خدا کے ماننے والے ہیں اور یہ بات بالبداہت غلط ہے کہ اس کے نام پر قتل و غارت کا بازار گرم کیا جائے۔

تمام کیلگری کے عوام، صوبہ البرٹا کے عوام اور تمام کینیڈا کے عوام اس مسجد کو دیکھ کر محسن اور فیض رساں صحیح اسلام کا اصل چہرہ دیکھ سکیں گے اور ان کا بھی جو اس کے نام کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ عوام آپ کی کینیڈا کے ساتھ محبت اور آپ کی حب الوطنی کا بھی جائزہ لے سکیں گے۔ احمدیوں

نے کینیڈا کو گلے لگایا ہے اور اب کینیڈا نے بھی احمدیوں کو گلے لگالیا ہے۔ آپ نے اس عظیم الشان مسجد کی ایک پھلتے پھولتے شہر (کیلگری) میں تعمیر کرکے اس بات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ ہمارے اس عظیم ملک میں آپ نے اپنا جائز مقام حاصل کرلیا ہے۔ بہت بہت مبارک ہو۔ خدا آپ کو بہت برکت دے اور خدا حافظ۔

پروگرام کے مطابق آج وزیراعظم کینیڈا نے جماعت کی اس تقریب میں شرکت کے بعد G8 ممالک کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے جاپان روانہ ہونا تھا۔ وزیراعظم کینیڈا نے اپنے ایڈریس کے بعد رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ وہ یہاں سے سیدھے ایئرپورٹ جارہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اس مہمان کو رخصت کرنے کے لئے مارکی سے باہر تشریف لائے اور گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

میئر آف کیلگری کا ایڈریس

وزیراعظم کینیڈا کے خطاب کے بعد His Worship Dave Thomas Bronconnier, Mayor of Calgary نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا

حضرت اقدس، وزیراعظم، مختلف مذاہب کے سربراہان، وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین، سٹی کونسل کے اراکین اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے میئر ساتھیو، سینٹ کے ممبران، وکلاء و جج صاحبان، خواتین و حضرات اور میرے سبھی احباب، صبح بخیر اور السلام علیکم۔

یقیناً ماہ جون 2005ء کی وہ بڑی ہی خنک اور بھیگی ہوئی صبح تھی اور ایک ناقابل یقین قسم کا طوفان اپنے زوروں پر تھا جب حقیقت میں ہزاروں کینیڈین شہری انتہائی خراب موسم کی پروا نہ کرتے ہوئے خاص اس جگہ پر مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے اکٹھے ہوئے تھے جہاں ہم آج کھڑے ہوکر اس مسجد کا افتتاح کررہے ہیں۔ ممبران سٹی کونسل اور کیلگری کے عوام کی جانب سے میں تہہ دل اور پُرخلوص جذبات کے ساتھ آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک یادگار عمارت ہے ایسی عمارت جس کی تعمیر آپ کے عزم، خلوص، جذبہ قربانی اپنی جماعت سے لازوال محبت اور اپنے دین سے خاص لگاؤ پر گواہ ہے۔ یہ ایک عظیم الشان عبادت گاہ ہے۔ یہ آپ کی جماعت کا مرکز ہے اور کیلگری شہر کی Skyline میں ایک عظیم اضافہ ہے۔ بحیثیت کمیونٹی ہم سب اس بات میں مشترک ہیں اور وہ تمام اقدار جن پر کیلگری کی بناء ہے اس عبادت گاہ کی اصل بنیاد ہیں اور ہم سب ان کو مناتے ہیں۔ یہ وہ متنوع اور مشترک اقدار ہیں جو دراصل ہم سب کا سرمایہ ہیں اور جو ہم سب کینیڈینز کو متحد کرتی ہیں۔ قرآن بھی مختلف اور متنوع امور کے بارہ میں تعلیم دیتا ہے کیونکہ اس طرح کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی بزرگی، بالاتر ہستی اور اللہ تعالیٰ کی صفت بدیع اور عزیز کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور اس کی صحیح عکاس اور اس کی تجلّی کی مظہر ہے۔ یہ کتنا عظیم الشان تضاد و تفاوت ہے کہ ہمارا اپنے اختلافات کو تسلیم کرنے کے ساتھ پھر انہیں اکٹھے ہوکر (بغیر کسی تعصب کے) منانا ایک ایسی بات ہے کہ جس سے کینیڈا اور یہاں کیلگری میں ہماری کمیونٹی کے اتحاد میں مزید اضافہ ہوگا۔ جیسا کہ محمد (ﷺ) نے ہمیں عرصہ دراز قبل بتادیا تھا کہ خدا صرف ایک ہی ہے جس کی مختلف مذاہب اپنے طریق سے عبادت کرتے ہیں۔ ایک خدا جو ہمیں اپنے عقائد میں اتحاد بخشتا ہے، آج اس مسجد کے افتتاح سے ہم بحیثیت کمیونٹی مزید قریب آگئے ہیں اور یہ تقریب ہم اکٹھے منا رہے ہیں اور خوش ہورہے ہیں۔ خدا بڑا ہے۔ ہم آج اس مسجد کے لئے خدا کی برکات کے نزول کے لئے دعاگو ہیں، اسی طرح بحیثیت کمیونٹی ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھی یہ دن بہت مبارک ہے کہ ہم آج کا دن اپنی روحانی مسرت کے ساتھ منائیں۔ السلام علیکم، خدا آپ کو مبارک کرے، خوش آمدید"۔

میئر آف سسکاٹون کا ایڈریس

بعدازاں His Worship Don Atchinson, Mayor of Saskatoon نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

حضرت اقدس! بہت بہت شکریہ جناب وزیراعلیٰ ابھی ابھی تشریف لے گئے ہیں۔ مَیں چند امور جلد جلد کہوں گا۔ مَیں یہاں آج اس لئے آیا ہوں تا کہ مَیں سسکاٹون کے عوام کی طرف سے اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر مبارک باد کا پیغام آپ تک اور جماعت احمدیہ کو پہنچاؤں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مسجد کی تعمیر سے اظہر من الشّمس ہے کہ آپ کی جماعت نے کتنی اعلیٰ تنظیم کے ساتھ متحد ہوکر ایسی اعلیٰ مسجد تعمیر کی ہے۔ سسکاٹون میں بھی ہماری کمیونٹی ایک ایسی ہی خوبصورت مسجد کی تعمیر کے لئے منتظر ہے اور امید ہے کہ ان کی خواہش مستقبل قریب میں برآئے گی۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے سسکاٹون اس وقت ملک کے تمام شہروں میں سب سے زیادہ پھلنے پھولنے والا شہر ہے اور اس کے عوام کا کلچر بھی سارے کینیڈا میں تنوع پر مبنی ہے اس لئے مَیں چاہتا ہوں کہ یہاں ہماری کمیونٹی میں بھی مستقبل بعید میں نہیں بلکہ جلد از جلد مسجد کی تعمیر ہوجائے۔ تاہم اس وقت میں آپ کو اس موجودہ مسجد کی تعمیر پر مبارک باد دینے آیا ہوں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب لوگ اکٹھے ہوکر اتحاد کے ساتھ کام کریں تو کیا ممکن نہیں؟ بہر حال ہم ایک دفعہ پھر کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بنانے پر آپ کو مبارک باد دیتے ہیں۔ مبارک باد اور بہت بہت شکریہ۔

میئر آف بریمپٹن کا ایڈریس

میئر آف بریمپٹن Her Worship Susan Fennell نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

خواتین و حضرات، تمام معزز مہمانان، حضرت اقدس اور میرے تمام احمدی دوست جو بریمپٹن سے مسجد کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب میں شمولیت کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ مَیں بتاتی چلوں کہ یہ ایک عظیم الشان اور حیران کن تقریب ہے۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑا انعام ثابت ہوا جب مَیں نے جلسہ کے موقعہ پر آپ کی طرف سے اس تقریب میں شمولیت کی دعوت قبول کرلی۔ مجھے احمدی کمیونٹی پر فخر ہے اور ہماری اس دوستی پر بھی جو بیس سال سے زیادہ پرانی ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے کہ شائد اگلی مسجد کی تعمیر میرے شہر بریمپٹن میں ہی ہوگی۔ تاہم آج کا دن کیلگری کے نام ہے جہاں آج نئی مسجد کا افتتاح ہوا......اور ہم کینیڈا اور کیلگری میں ایک نئی اور اچھوتی جگہ کا افتتاح کرتے ہوئے خوشیاں منا رہے ہیں۔......اس وقت بریمپٹن کا کوئی ذکر نہیں، اس وقت تو ہمیں اس نئی مسجد کی تعمیر کی خوشیاں منانی ہوں گی۔ مَیں آپ کو اس نہایت پیاری اور خوبصورت نئی عبادت گاہ کی تعمیر پر مبارک باد دیتی ہوں۔ مبارک باد۔...... مَیں چاہتی ہوں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں ایک (یادگاری) تختی پیش کروں"۔

ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

ممبر پارلیمنٹ Honorable Dave Hayer, MLA British Columbia نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ آپ خاص طور پر برٹش کولمبیا سے کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر برٹش کولمبیا کے وزیراعلیٰ کی طرف سے پیغام دینے کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے کہا۔

"شکریہ حضرت اقدس، وزیراعظم، تمام ممبرز قانون ساز اسمبلی و ممبرز پارلیمنٹ اور دیگر تمام مہمانان! میں یہاں آنے پر فخر محسوس کررہا ہوں"۔ بعض ممبران اسمبلی کو Acknowledgement دینے کے بعد کہا کہ حضرت اقدس میں آپ کا مشکور ہوں۔ مَیں برٹش کولمبیا صوبہ کی یہاں نمائندگی کرکے بہت عزت محسوس کررہا ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی قیادت ہی ہے کہ جماعت احمدیہ بڑی محنت کے ساتھ برٹش کولمبیا، کینیڈا اور دنیا کے 190 ممالک میں عظیم الشان کام سرانجام دے رہی ہے اور جہاں آپ محبت، صلح جوئی، رواداری، امن اور ایک دوسرے سے پُرامن طریقے سے مل جل کر رہنے اور بقائے باہمی کا اپنا عظیم پیغام دے رہے ہیں اور کیا ہی عظیم پیغام ہے۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ میں اب برٹش کولمبیا کے وزیراعلیٰ Gordon Campbell کا پیغام پڑھ کر سناتا ہوں۔

برٹش کولمبیا کے وزیراعلیٰ کا پیغام

"بحیثیت وزیراعلیٰ برٹش کولمبیا مَیں آپ کو کیلگری میں مسجد کے افتتاح پر بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں جو شمالی امریکہ میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہ آپ کے لئے بہت ہی عظیم الشان موقعہ ہے جب آپ سب کو احمدیہ جماعت کے روحانی پیشوا سے برکت پانے کا موقعہ بھی مل رہا ہے۔ مَیں آپ سب کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ بین المذاہب تعاون کے مسائل محبت، رواداری، امن وغیرہ پر بھی اس خوبصورت مسجد میں غور کریں۔ مخلص Gordon Campbell, Premier of British Columbia

مزید برآں، حضرت اقدس میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس بناء پر کہ آپ نے اپنے نمونہ سے برٹش کولمبینز اور کینیڈینز کو یہ سبق دیا ہے کہ کس طرح اجتماعی طور پر کام کئے جاتے ہیں۔ آپ کا کام دیکھ کر کس طرح مختلف کمیونٹیز اور مذاہب تعاون کرسکتے ہیں۔ آپ کی یہ عظیم مثال برٹش کولمبیا کو دنیا میں بہترین جگہ بنانے میں مدثابت ہوگی"۔

صوبہ البرٹا کی صوبائی اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر کا ایڈریس

بعدازاں Honorable Moe Amery, a Muslim member of the Provincial Assembly, Alberta نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "حضرت اقدس، وزیراعظم کینیڈا اور دوسرے معزز مہمان گرامی السلام علیکم۔ یہ میرے لئے ایک بہت ہی اعزاز کی بات ہے کہ آج کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر میں یہاں موجود ہوں۔ مَیں جماعت احمدیہ کو اس عظیم کام کی تکمیل پر مبارک باد دیتا ہوں اور اس موقعہ کے لئے جو Theme آپ نے چنی ہے وہ بھی بہت ہی عمدہ ہے یعنی محبت، احترام اور امن سب کے لئے، یہی تو اصل اسلام ہے۔

صوبہ انٹاریو کی صوبائی اسمبلی کے ممبر کا ایڈریس

Honorable Creg Sorbera, A Member of Ontario Provincial Assembly نے اپنے خطاب میں کہا کہ:

"حضرت اقدس مَیں آپ کو اور آپ کی جماعت کو اس تاریخی دن کی نسبت سے مبارک باد عرض کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس نہایت ہی خوبصورت نئی مسجد کے افتتاح کے موقعہ کی خوشی اور مزہ بھی بالکل اسی طرح کا ہے جیسے آج کے دن کی روشنی کی چمک اور اعلیٰ درجے کی خالص ہوا ہے۔ مَیں کیلگری کے میئر کے گوش گزار یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Vaughn میں قائم مسجد ابھی بھی اتنی بڑی ہے جو کئی سالوں تک جماعت کینیڈا کے ہیڈ کوارٹر کا کام دے سکتی ہے اس لئے ابھی یہ خیال کافی قبل از وقت ہے کہ جماعت کے ہیڈ کوارٹرز وہاں سے اس وسیع و عریض مسجد میں منتقل کردیئے جائیں۔ حضرت اقدس! کینیڈا سے باہر جماعت کے پھیلاؤ اور ترقی کے معاملات میں مَیں کوئی اتھارٹی تو نہیں رکھتا لیکن پھر بھی میرا خیال ہے کہ کینیڈا کی حد تک مسجد میں ابھی کافی گنجائش ہے اس لئے مَیں نہیں چاہتا کہ آپ ہیڈکوارٹر کے بارے میں ایسی کوئی تبدیلی کریں۔ تاہم مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کینیڈا میں جماعت کی ترقی خاص طور پر پچھلے بیس سال سے بہت ہوئی ہے۔ حضرت اقدس! اس جماعت کے اکثر لوگ اس عظیم ملک کی حدود سے باہر پیدا ہوئے تھے لیکن وہ یہاں آکر اپنی جڑیں مضبوط کررہے ہیں۔ اور حضرت اقدس میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس مسجد کی چاردیواری میں بلکہ زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ یہاں کے احمدی خاندانوں میں کیا ہی عظیم بات کارفرما رہی ہے وہ یہ کہ یہاں کینیڈینز کی ایک نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے جو اگلی کئی دہائیوں تک کینیڈا کی طاقت اور آواز ہوگی۔ اس عظیم قوم میں آپ کی جماعت کی ترقی پر ہمیں بہت فخر ہے اور مَیں یہ بھی بتادوں کہ اس جماعت کے ہر عظیم کام میں شامل ہونا میرے لئے عزت افزائی کا موجب ہے۔ حضرت اقدس، میں وزیراعلیٰ اونٹاریو اور اونٹاریو گورنمنٹ اور اونٹاریو کے عوام کی جانب سے نیک خواہشات آپ تک اور یہاں ہر ایک موجود شخص تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ"۔

صوبہ البرٹا کے بشپ کا ایڈریس

اس کے بعد Fred Henery, Bishop of Alberta, Catholic Diocese نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

"حضرت اقدس، سٹیج پر متمکن معزز مہمانان، مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اراکین، میرے بہنو اور بھائیو، خواتین و حضرات، رومن کیتھولک چرچ کیلگری کی طرف سے میں اس خوبصورت نئی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر نیک تمناؤں کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ کیتھولک اور مسلمان بین المذاہب مکالمہ کرتے رہتے ہیں یہ ہماری مذہبی شناخت کا حصہ ہے کیونکہ ہم اہل دین و مذہب ہیں۔ ہمارا مشترکہ عقیدہ جو ایک محبت کرنے والے اور رحیم خدا پر ہے ہمیں ایک دوسرے سے تعلق استوار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے ہم اپنے مذہبی مکالمات اور مباحثات کو روحانی سفر کے طور پر لیتے ہیں۔ مزید برآں اخلاقی انحطاط

کی فکر ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم دوسری بڑی کمیونٹیز کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور اصلاح کے لئے غور وخوض کریں۔ ہم صحیح اور حقیقی مذہبی فضا اور ماحول، بلکہ روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہیں اور مذہبی شعائر واقدار جو مقدس سمجھے جاتے ہیں ان کی عزت و توقیر کے قیام کے لئے اور اخلاقی اقدار اور امن کے قیام کے لئے ہم تعاون کرتے ہیں۔ اس بہت ہی اہم خصوصی تقریب کے موقعہ پر ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ رحمان خدا آپ کے لئے یہ بہت ہی بابرکت بنائے اور یہ مقدس لمحہ ہمیشہ آپ میں سے ہر ایک کی تاریخ میں محفوظ رکھے۔ آمین۔ آپ کو خدا بہت برکت دے اور سب کے لئے امان"۔

سسکاٹون شہر کے سابق میئر کا ایڈریس

Mr. Lorne Calvert, Former Premier of Saskatchwan نے، جو آج کل اپوزیشن لیڈر ہیں اور Regina سے خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

"حضرت اقدس اور سٹیج پر متمکن مہمانان، خواتین و حضرات مَیں صوبہ سیسکاچوان کے عوام کی طرف سے نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے یہاں آیا ہوں، حضرت اقدس کی قیادت کے لئے اور آپ سب کے لئے جنہوں نے آپ کی قیادت میں عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔ یعنی ایک عبادت گاہ اور دعا کرنے کی جگہ اور کمیونٹی سنٹر تعمیر کرنے پر ان کی طرف سے مبارک باد کا پیغام بھی لایا ہوں۔ آپ نے یہاں ایک عبادت گاہ تعمیر کی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ نے ایک ایسا چوراہا تعمیر کیا ہے جس میں مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگ ملیں گے جہاں کمیونٹیز کا ملاپ ہوگا۔ بلکہ اگر مَیں یہ کہہ سکوں تو شائد زیادہ مناسب ہو کہ آپ نے تو اس شہر میں اور اس قوم میں امن کا ایک نشان تعمیر کر دیا ہے۔ ہماری بہت زیادہ مبارک باد کے مستحق وہ نہایت ہی حقیقی اور معزز مہمان ہیں جنہوں نے اپنی انتہائی قربانی، محنت اور مال سے اس مسجد کی خواب کو حقیقت میں بدلنے کا فرض ادا کیا ہے اور اگر میں اپنے ہوم ٹاؤن سیسکاٹون کے بارے میں کہہ سکوں اور سیسکاٹون کے میئر کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے مَیں آپ سب کو وہاں مسجد کے افتتاح کے موقع پر آنے کی دعوت دیتا ہوں جب بھی یہ مسجد تعمیر ہونی ہے اور امید ہے کہ جلد تعمیر ہوگی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ"۔

صوبہ البرٹا کے ممبر پارلیمنٹ کا پیغام

بعدازاں ممبر پارلیمنٹ Honorable Ron Stevens, MLA Alberta نے اپنے پیغام میں کہا کہ البرٹا کے عوام صوبہ کی طاقت ہیں اور ان کو یہ طاقت یہاں کے کلچر، اقدار کی وراثت اور یقین سے ملی ہیں اور یہی ہم نے اس صوبے میں نافذ کر رکھی ہیں اور میرے خیال میں آج جو کچھ ہم منا رہے ہیں یہ اسی پالیسی کی ایک چمکتی ہوئی مثال ہے۔ پس آپ کے لئے بہت بہت نیک خواہشات"۔

موصوف Ron Stevens ڈپٹی وزیراعلیٰ بھی ہیں اور بین الاقوامی اور حکومتوں کے درمیان تعلقات کے وزیر بھی ہیں۔

صوبہ سیسکاچواں کے وزیر انصاف اور اٹارنی جنرل کا ایڈریس

Honorable Don Morgan, Minister of Justice & Attorney General, Province of Saskatchwan

موصوف سیسکاچوان سے سفر کرکے اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

"حضرت اقدس، تمام مہمانان اور جماعت احمدیہ کے افراد، آپ سب کو السلام علیکم۔ مَیں سیسکاچوان کے وزیراعلیٰ The Honorable Brad Wall اور حکومت کی طرف سے نیک تمناؤں کے اظہار کے لئے یہاں آیا ہوں۔ سیسکاچوان میں ہم ایک ایسا ماحول پیدا کررہے جہاں تنوع کو خوش آمدید کہا جاتا ہے اور تنوع والی کیفیت ایسی چیز ہے جو منائی جاتی ہے، جہاں اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے اور مشترک اقدار کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور یہ بات خوش آئند ہے کہ ہمارے ہمسائے صوبہ البرٹا میں بھی اور سارے کینیڈا میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ جماعت احمدیہ مختلف کمیونٹیز کے درمیان اشتراک اور امن کی ترویج میں قیادت کا رول ادا کررہی ہے۔ یہ جماعت دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہے جہاں وہ پُرامن بقائے باہمی اور امن کو پھیلا رہی ہے بلکہ ان علاقوں میں بھی یہی کام کررہی ہے جہاں اس جماعت کو عقائد کی بناء پر نشانہ ستم بنایا جاتا ہے۔ یہ جماعت ہمارے لئے اس اصل کی یاددہانی ہے کہ وہ اقدار جو ہم سب میں مشترک ہیں یقیناً بہت ہی مضبوط ہیں۔

سیسکاٹون میں ایک نئی مسجد کا پروگرام ہے۔ مَیں یہ بات بتانے میں خوشی محسوس کررہا ہوں کہ وہ مسجد میرے حلقہ انتخاب میں تعمیر ہوگی۔ اب جبکہ کیلگری میں مسجد کا افتتاح ہورہا ہے، ہم سب کے لئے یہ ایک ایسا لمحہ ہے جو اشتراک عمل کی یاددہانی کے علاوہ ہمیں مستقلاً اس جماعت کا ماٹو یاد کرانے کا موجب بھی ہے کہ محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں۔ مجھے یہاں آنے کی دعوت دینے کا بہت بہت شکریہ مَیں نے یہاں آکر بہت لطف اٹھایا ہے"۔

لبرل پارٹی اور حزب اختلاف کے لیڈر کا ایڈریس

اس کے بعد کینیڈا کی لبرل پارٹی کے لیڈر اور قائد حزب اختلاف Honorable Stephane Dion, نے اپنا ایڈریس پیش کیا اور کہا:

"السلام علیکم، مَیں یہاں آکر آپ کے ساتھ کچھ وقت گزار کر بہت متاثر ہوا ہوں اور اس مسجد کے افتتاح کو دیکھ کر یہ سوچتے ہوئے کہ یہاں جس ماحول میں یہ افتتاح ہورہا ہے، کینیڈا کی دراصل یہی بنیاد ہے۔ حضرت اقدس، میئر کیلگری Mr. Bronconnier، ممبرز آف ہاؤس آف کامنز، ممبرز مختلف صوبائی اسمبلیز جو آج ہم یہاں دیکھ رہے ہیں، یہی ہے وہ اصل میں جو دراصل کینیڈا ہے۔ میرے حلقہ انتخاب میں بھی مسلمان کمیونٹی ہے۔ میرا مسلمان کمیونٹی سے یہ وعدہ ہے اور مَیں اس عہد کے نبھانے میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ ہمارے اس عظیم سیکولر ملک کینیڈا میں (دوسروں کی طرح) مسلمان کمیونٹیز بھی پھل پھول سکتی ہیں اور نفرت اور بداعتمادی کی فضا جس کے پرتو آج ساری دنیا میں لہرا رہے ہیں، قطعاً غلط ہے۔ ہمیں محبت کا درس دینا چاہئے اور ہمیں اس بات کا ادراک ہونا چاہئے کہ آخرکار بنی نوع انسان کا خدا ایک ہی ہے۔ جو کچھ قبل ازیں مقررین نے کہا ہے، گو بہت اچھا کہا ہے مگر مَیں ان باتوں کو نہیں دوہراؤں گا۔

مَیں جو بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے عقائد میں ضرور ایسی کوئی بات ہے جو چونکا دینے والی اور نہایت اثر انگیز ہے۔ آپ اپنے معتقدین کو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے وطن سے ہی وفاداری تمہارے دین کا حصہ ہے۔ احمدیوں کو اس بات پر بہت فخر ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی وہ زندگی بسر کرتے ہیں وہ اس ملک کے وفادار شہری بن جاتے ہیں۔ آپ لوگ میل ملاپ رکھنے کی تلقین کرتے ہیں اور ہر مذہب کلچر اور زبان والی کمیونیٹیز سے امن کے ساتھ بقائے باہمی کے اصول پر رہتے ہیں۔ دراصل مَیں یہاں جناب لال خان ملک، جماعت احمدیہ کینیڈا کے صدر کے قول کا حوالہ پیش کرنا چاہوں گا جب آپ نے کہا:۔

The openong of this mosque is an historic occasion for the Ahmadi Muslims to add to the Canadian society. We invite everyone to use it as a meeting olace to build harmony and respect.

اس مسجد کا افتتاح احمدیوں کے لئے ایک تاریخی موقعہ ہے کہ وہ کینیڈین سوسائٹی کے ساتھ اپنے روابط مزید استوار کرسکیں۔ ہم ہر کسی کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ اس جگہ کو اجتماعات کے لئے استعمال کرے تا باہمی محبت اور احترام کا رشتہ قائم ہو۔ مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں، مجھے آپ کی جماعت سے دلی محبت ہے، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ کامیاب ہوں کیونکہ آپ کی کامیابی کل کے کینیڈا کی کامیابی ہے۔

بعدازاں انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک شیلڈ پیش کی۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر9

کے باشندے شامل ہیں۔ تبلیغی لحاظ سے یہ جماعت بڑی فعّال ہے اور ان کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

اب اس جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ مسجد کا گنبد اور مینارہ دور سے نظر آتے ہیں اور مین ہائی وے سے گزرنے والے کو مسجد کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔

مسجد بیت السمیع کا افتتاح

فروری 2001ء میں جماعت نے یہاں 2800 مربع میٹر قطعہ زمین تین لاکھ 64 ہزار جرمن مارک میں خریدا۔ کافی لمبی کوشش اور مشکلات کے بعد فروری 2005ء میں سٹی کونسل نے مسجد کا پلان منظور کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 31/اگست 2005ء کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ اس مسجد کے تعلق میں خبریں شائع کیں۔ 2008ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور اگست 2008ء میں اس مسجد کی تعمیر پایہ تکمیل کو پہنچی۔

اس مسجد کی دو منزلیں ہیں۔ نیچے مردانہ ہال ہے اور اوپر کی منزل میں خواتین کے لئے ہال ہے۔ اس مسجد میں سات صد کے قریب احباب وخواتین نماز ادا کرسکتے ہیں۔ مسجد کے گنبد کا قطر 5 میٹر ہے جبکہ مینارہ کی بلندی 16 میٹر ہے۔ ہنوور شہر میں مینارہ اور گنبد کے ساتھ یہ پہلی مسجد ہے جس کی تعمیر کی سعادت جماعت احمدیہ کو عطا ہوئی ہے۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر، لائبریری، کچن، سٹور اور مشن ہاؤس اور رہائشی حصہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد کے احاطہ میں خوبصورت لان بنایا گیا ہے۔ اور قسما قسم کے خوشنما پھول لگائے گئے ہیں۔ پچیس کاروں کو پارک کرنے کے لئے پختہ پارکنگ بھی موجود ہے۔ مسجد کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

اس مسجد کی تعمیر میں ہنوور جماعت کے انصار، خدام، لجنہ اور ناصرات نے غیر معمولی طور پر حصہ لیا ہے اور آج اس مسجد کے افتتاح اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرب پاکر اپنی محنت کا پھل پا رہے ہیں۔ ہر کوئی خوشی سے معمور تھا۔

دو بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ سے مسجد بیت السمیع میں تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مکرم امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ مردانہ ہال میں تین صد پچاس آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں اور مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد میں ہی افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ عمیر آصف صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جس کا اردو ترجمہ زکریا داؤد صاحب اور جرمن ترجمہ آصف صاحب نے پیش کیا۔

بعدازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس مسجد کی منظوری کے سلسلہ میں جب سٹی کونسل کا اجلاس ہوا تو صرف ایک ممبر نے مخالفت کی جب کہ باقی سب نے مسجد کی تعمیر کی حمایت کی تو اس طرح جماعت کو مسجد کی تعمیر کی اجازت مل گئی۔

(باقی آئندہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

MOT

CLASS IV: £48
CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت میاں محمد حافظ صاحب بھیرویؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10؍جنوری 2007ء میں حضرت میاں محمد حافظ صاحب بھیرویؓ کا ذکر خیر مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت محمد حافظ صاحب ولد سلطان احمد صاحب بھیرہ کے رہنے والے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے برادر زادہ تھے۔ آپ اپنی ملازمت کے سلسلے میں جموں چلے گئے تھے جہاں آپ پولیس میں ڈپٹی انسپکٹر تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعض کتب میں آپ کا ذکر ملتا ہے لیکن وہاں آپ کا نام حافظ محمد درج ہے۔ آپ نے ابتدا میں ہی احمدیت قبول کرلی۔ دسمبر 1892ء میں دوسرے جلسہ سالانہ قادیان میں بھی آپ شامل تھے۔ حضورؑ نے شرکاء جلسہ کے اسماء اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں درج فرمائے ہیں۔ آپ کا نام تیسرے نمبر پر اس طرح درج ہے: میاں حافظ محمد صاحب بھیرہ ضلع شاہ پور (برادر زادہ مولوی نورالدین صاحب)

اسی طرح حضور نے جب اپنے 313 صحابہ کی فہرست اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں درج فرمائی تو آپ کا نام بھی 285ویں نمبر پر اس میں شامل فرمایا۔

فروری 1898ء میں حضور نے گورنمنٹ کے نام ایک اشتہار کے آخر میں اپنی جماعت کے 327 احباب کے نام درج فرمائے۔ آپ کا نام بھی اس فہرست میں 92ویں نمبر پر شامل ہے۔

اخبار 'الحکم' 10؍اگست 1902ء صفحہ 3 پر قادیان میں آنے والے مہمانوں کی بابت لکھتا ہے: اس ہفتے میں حافظ محمد صاحب برادرزادہ مولانا مولوی نورالدین صاحب علاقہ جموں سے تشریف لائے جو دو مہینے تک یہاں قیام کریں گے۔

1903ء میں جبکہ آپ تھانہ ہیرانگر ریاست جموں میں ڈپٹی انسپکٹر متعین تھے، آپ سخت بیمار ہوگئے بہت علاج کرایا مگر اس بیماری نے ایسی تشویشناک صورت اختیار کرلی کہ سب دوست احباب زندگی سے مایوس ہوگئے۔ بالآخر حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے طفیل شفا نصیب ہوئی۔

اس شفایابی کے بعد آپؓ کافی سالوں تک زندہ رہے آخری عمر میں قادیان میں رہے۔ آپؓ موصی تھے اور چوتھے حصہ کی وصیت تھی۔ آپ کا وصیت نمبر 1022 ہے۔ آپؓ کی اہلیہ محترمہ پناہ بی بی صاحبہؓ نے بھی آپؓ کے ساتھ ہی وصیت کی۔

حضرت میاں محمد حافظ صاحبؓ نے 4؍نومبر 1918ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 جنوری 2007ء میں حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحبؓ کا مختصر ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب رنمل ضلع گجرات کے رہنے والے تھے اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کے بڑے بھائی تھے۔ آپ ملازمت کے سلسلے میں مشرقی افریقہ چلے گئے جہاں پہلے تو محکمہ ریلوے میں کلرک ہوگئے لیکن بعد میں اسپتال اسسٹنٹ ہوگئے۔ طبیعت زیادہ تر نیچریت کی طرف مائل تھی۔ اتفاقاً بیمار ہو گئے تو حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحبؓ (یکے از 313 اصل سکونت گوڑیانی ضلع رہتک وفات 9 جون 1921ء قادیان) عارضی طور پر آکر آپ کی جگہ کام کرنے لگے۔ اسی اثناء میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب آپ کو دکھلائیں۔ انہی ایام میں آپ نے خواب بھی دیکھا جس سے تفہیم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ چنانچہ آپ نے بذریعہ خط 1898ء میں احمدیت قبول کی۔

قبول احمدیت کے بعد آپ نے تقویٰ وطہارت میں بہت ترقی کی۔ چنانچہ آپ کے پاک نمونہ کو دیکھ کر بھی سینکڑوں سعید روحیں جماعت سے وابستہ ہوئیں۔ قادیان آتے تو لمبے عرصے تک قیام کرتے تا حضورؑ کی پاکیزہ صحبت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ایک مرتبہ قادیان ایسے وقت میں حاضر ہوئے کہ گھر میں کئی امور آپ کی حاضری اور شراکت چاہتے تھے کسی عزیز کی شادی کا ہونا اور خود آپ کے گھر میں دختر کا پیدا ہونا مگر آپ نے اب سارے امور پر قادیان کی حاضری کو ترجیح دی۔

آپ سومالی لینڈ (مشرقی افریقہ) میں ایک جنگ کے دوران مصروف خدمت تھے کہ بعمر 28 سال 10؍جنوری 1904ء کو دشمن کے ہاتھوں شہید کر دیئے گئے اور آپ کی نعش وہیں دفن کردی گئی۔ حضور کو آپ کی وفات کی اطلاع ملی تو حضور نے فرمایا: ''وہ واقعی قابل تعریف آدمی تھے اور ایک نمونہ تھے۔ اخلاص اور محبت سے پر تھے۔ تقویٰ بھی ان میں تھا اور نور سے ان کا منہ چمکتا تھا۔ حقیقت میں ایک آدمی ایسا فوت ہوا ہے کہ بظاہر اس جیسا پیدا ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ ایسے اخلاق اور محبت والے جماعت میں کم ہیں خدا تعالیٰ قادر ہے اس کی جناب میں کمی نہیں وہ اور کسی طور سے اس نقصان کو پورا کر دے گا...... 15 یا 20 دن یا شاید ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہے مجھے الہام ہوا تھا ''ایک وارث احمدی فوت ہوگیا''۔

حضورؑ نے فروری 1904ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کو ایک مکتوب میں فرمایا: ''درحقیقت مجھے بھی ان کے فوت ہونے سے بہت صدمہ ہوا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ایسا نیک بخت، مخلص اور عالی ہمت جوان ہم سے جدا ہو گیا۔ ہزاروں میں سے کوئی اس کی مانند ہوگا لیکن تقدیر الٰہی سے کیا چارہ ہے۔ اگر کوئی مصیبت ایسی ہوتی جو پہلے مجھے خبر ہوتی تو میں دعا کرتا مگر یہ ناگہانی امر ہے۔......''

ایک اور موقع پر حضورؑ نے فرمایا: ''یہ اس کی پاکیزہ فطرت کی نشانی ہے کہ افریقہ میں غائبانہ طور پر ہمیں قبول کیا اور اس چھوٹی سی عمر میں ترقی اخلاص میں بھی کی۔'' (ملفوظات جلد سوم ص 553)

روزہ ...... مذاہب عالم کا مشترکہ اثاثہ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21؍ستمبر 2007ء میں محترم شریف احمد بانی صاحب اپنے والد محترم محمد صدیق بانی صاحب کا بیان کردہ روزہ کے بارہ میں ایک دلچسپ مقدمہ کا حال رقم کرتے ہیں۔

1930ء کی دہائی میں متحدہ بنگال میں ڈھاکہ کے ایک کالج سے متصل ہوسٹل والوں نے رمضان شریف کی آمد سے قبل نوٹس بورڈ پر یہ اعلان کیا کہ ماہ رمضان میں ہوسٹل کا کھانے کا کمرہ دن کے وقت بند رہے گا اور تمام طلبا کو کھانا سحری اور افطاری کے وقت ملا کرے گا۔ اس پر بی۔اے کے ایک طالب علم اصغر علی نے سپرنٹنڈنٹ کو خط لکھا کہ چونکہ میں روزہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں۔ اس لئے ہوسٹل کے قواعد کے مطابق مجھے دوپہر اور رات کا کھانا حسب سابق دیا جائے۔ جب سپرنٹنڈنٹ نے یہ درخواست منظور نہ کی تو اصغر علی نے ڈھاکہ کی عدالت میں درخواست دائر کی جس میں مذکورہ بالا مطالبہ پیش کیا۔ ڈھاکہ کی عدالت نے حکم امتناعی جاری کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کی کہ اصغر علی کو مقررہ اوقات میں ہی کھانا دیا جائے۔ ہوسٹل والوں نے ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کی عدالت میں اس حکم کے خلاف اپیل دائر کی جہاں سے حکم امتناعی منسوخ ہوکر سپرنٹنڈنٹ کی ہدایات کو بحال کر دیا گیا۔ اس پر اصغر علی نے اس فیصلہ کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کردی۔ اپیل کی سماعت ایک ہندو جج مسٹر سی۔سی۔ گھوش کی عدالت میں 29 رمضان کو قرار پائی۔ اصغر علی کے وکیل نے بحث میں دو باتوں پر زور دیا: 1۔ مذہب میں جبر نہیں ہے اس لئے کسی کو زبردستی روزہ رکھنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

2۔ ہوسٹل نے جن قواعد وضوابط کے تحت اپیل کنندہ سے رہائش اور خوراک کی فیس لی ہوئی ہے، اس کے مطابق سپرنٹنڈنٹ کو کھانے کا کمرہ بند کرنے یا اوقات تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ہوسٹل والوں نے کہا کہ بسا اوقات ہوسٹل کی مرمت یا دیگر ضروریات کے لئے مختلف کمرے بند کئے جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح موسم سرما اور گرما میں کھانے کے اوقات تبدیل کئے جاتے ہیں۔ فاضل جج نے وکلاء کی بحث سن کر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ جہاں تک کمرہ بند کرنے یا اوقات میں تبدیلی کا سوال ہے تو سپرنٹنڈنٹ کو اس بات کا پورا اختیار ہے۔ درخواست کے مذہبی پہلو کے متعلق جج صاحب نے کہا کہ روزہ رکھنے کا حکم اسلام کے علاوہ بھی دنیا کے تمام مذاہب میں کسی نہ کسی رنگ میں پایا جاتا ہے۔ اگر کسی مذہب میں روزہ نہیں ہے تو اسے اسلام کے اس زرّیں حکم پر رشک کرنا چاہئے۔

آخر میں فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ مجھے ان والدین سے ہمدردی ہے جن کے ہاں اصغر علی جیسا نالائق بیٹا پیدا ہوا۔ اور اصغر علی کے وکیل سے عدالت نے کہا کہ تمہارے موکل نے اپنا بھی اور ہوسٹل والوں کا بھی نہایت قیمتی وقت ضائع کیا ہے اور مقدمہ کے لئے کافی دوڑ دھوپ کی ہے اس لئے تم اپنے موکل کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ کل سے اسے اس کی خواہش کے مطابق کھانا ملے گا (کیونکہ اگلے روز عید تھی)۔

اعزاز

☆ عزیزم فرحان رفیق ابن مکرم رفیق احمد رانا صاحب آف ربوہ نے فیصل آباد بورڈ میں F.Sc کے امتحان میں لڑکوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

☆ عزیزم بشارت احمد باجوہ آف گوجرانوالہ نے میٹرک کے امتحان میں گوجرانوالہ بورڈ میں سائنس گروپ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے نیز بیکن ہاؤس سکول کا نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔

☆ عزیزہ قرۃالعین بنت مکرم راجہ ناصر احمد صاحب آف وزیرآباد نے میٹرک کے امتحان میں سائنس گروپ میں گوجرانوالہ بورڈ میں لڑکیوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆ عزیزہ رملہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب آف بشیر آباد سندھ F.Sc (میڈیکل) کے امتحان میں حیدرآباد بورڈ میں طالبات میں اوّل قرار پائیں۔

جماعت احمدیہ ناروے کے سہ ماہی رسالہ ''الجہاد'' (جولائی تا ستمبر 2007ء) میں محترم عبدالسلام اختر صاحب کی رمضان المبارک کے حوالہ سے شائع ہونے والی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

مژدۂ باد اہلِ چمن ۔ ماہِ گُہر بار آیا
اپنے دامن میں لئے دولتِ بیدار آیا
عرصۂ زیست پہ اِک مطلعِ انوار اُٹھا
بامِ افلاک پہ اِک ابرِ ضیا بار آیا
منتظر دیدۂ و دل جس کیلئے تھے شب و روز
محفلِ دیدۂ و دل میں وہی دلدار آیا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 18؍ستمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

پھر آیا بڑی شان سے رمضان کا موسم
پھر چھایا دل و جان پہ ایمان کا موسم
سر رکھ دیئے دہلیز پہ بخشش کی طلب میں
آنکھوں سے رواں اشکِ پشیمان کا موسم
جو بس میں ہے کر گزریں بتوفیقِ الٰہی
ہے وصلِ خداوندی کے ہیجان کا موسم
مولا تُو میرا ہو جا، مجھے اپنا بنا لے
ہے لطف و کرم عفو کا احسان کا موسم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
26th September 2008 –2nd October 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 26th September 2008

00:00 Tilawat & MTA News
01:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 23, recorded on 23rd May 1987.
02:35 Seerat-un-Nabi (saw): discussion hosted by Fareed Ahmad Nasir on the Holy Prophet's (saw) kindness towards children.
03:30 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:35 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet (saw) on the topic of fasting.
04:50 Al-Maa'idah: cookery programme showing how to prepare a variety of Desserts.
05:20 MTA Variety: speech delivered by Maulana Muhammad Kareem-Uddin Shahid on the topic of the eloquence of the Holy Qur'an.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40 Indonesian Service
09:50 Seerat-un-Nabi (saw)
10:30 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 31, recorded on 24th May 1987.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:15 Seerat –un-Nabi (saw) [R]
15:45 Friday Sermon [R]
16:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:00 Jalsa Salana speeches: speeches delivered by Maulana Daud Hanif and Sahibzada Mirza Maghfoor Ahmad on the occasion of Jalsa Salana USA 2008.
19:00 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:15 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 23, recorded on 23rd May 1987. [R]
22:15 Friday Sermon [R]

Saturday 27th September 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:45 Jalsa Salana USA speeches
01:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 23, recorded on 23rd May 1987.
02:55 Seerat-un-Nabi (saw)
03:30 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:45 Friday Sermon: rec. on 26th September 2008.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 26th September 2008.
09:45 Indonesian Service
10:40 Dars-e-Hadith
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 32, recorded on 28th May 1987.
12:25 Tilawat
12:55 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Live Nazm Competition
15:30 Art Class: learning oil painting with Wayne Clements.
16:10 Seerat-un-Nabi (saw)
17:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:05 Dars-e-Hadith: Selected sayings of the Holy Prophet (saw) on the acceptance of prayers.
18:30 Kehkashaan: discussion programme on the topic of Eid-ul-Fitr.
19:00 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 32, recorded on 28th May 1987. [R]
22:10 Friday Sermon [R]

Sunday 28th September 2008

00:00 Tilawat
01:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 32, recorded on 28th May 1987.
02:05 MTA International News
02:35 Art Class
03:00 Seerat-un-Nabi (saw)
03:35 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:35 Kehkashaan
05:00 Friday Sermon: rec. on 26th September 2008.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 16th December 2007.
09:35 Learning Arabic: Lesson no. 13
10:00 Indonesian Service
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 32, recorded on 28th May 1987.
12:50 Tilawat & MTA News
13:35 Bangla Shomprochar
14:30 Nazm Competition
16:05 Seerat-un-Nabi (saw)
16:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:05 Dars-e-Hadith
18:30 Learning Arabic: lesson no. 13.
19:00 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 32, recorded on 28th May 1987. [R]
22:55 Tilawat [R]

Monday 29th September 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd April 1988.
03:15 Learning Arabic: Lesson no. 13.
03:40 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:45 Dars-e-Hadith
05:05 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:50 Bustan-e-Waqfe Nau class held with Huzoor. Recorded on 22nd December 2007.
10:00 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 15th August 2008.
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2, recorded on 24th April 1987.
12:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 14th September 2007.
15:10 Medical Matters
15:55 Seerat-un-Nabi (saw)
16:45 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
17:55 Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet (saw) about Ramadhan.
18:30 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 9th November 1995.
21:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2, recorded on 24th April 1988. [R]
22:15 Medical Matters
22:50 Tilawat [R]

Tuesday 30th September 2008

00:00 Tilawat & MTA News
01:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 2. Recorded on 24th April 1988.
02:15 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
03:25 Seerat-un-Nabi (saw)
04:35 Friday Sermon: recorded on 14/09/2007.
05:25 Medical Matters
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 23rd December 2007.
09:50 Spotlight
10:25 Seerat-un-Nabi (saw)
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no.3. Recorded on 30th April 1988.
13:00 Tilawat & MTA News
13:50 Bangla Shomprochar
14:55 Jalsa Salana UK: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th July 2006.
16:05 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:50 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
17:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 23rd December 2007.
19:00 Arabic Service
19:55 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
21:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no.3. Recorded on 30th April 1988.
23:00 Tilawat

Wednesday 1st October 2008

00:00 Tilawat
00:55 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no.3. Recorded on 30th April 1988.
02:15 Jalsa Salana UK speech: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
03:40 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 23rd December 2007.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 13th January 2007.
10:00 Indonesian Service
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 4, recorded on 1st May 1988.
12:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
15:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 13th January 2007. [R]
16:25 Seerat-un-Nabi (saw)
17:00 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30 Seerat-un-Nabi (saw): discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 4, recorded on 1st May 1988. [R]
22:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]

Thursday 2nd October 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:55 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 4, recorded on 1st May 1988.
03:00 Seerat-un-Nabi (saw)
03:25 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
06:00 Tilawat & MTA News
08:25 German Class: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih V and Students from Manheim.
07:55 The Life of… : a documentary on the life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Kahlifatul Masih V.
09:00 Eid-ul-Fitr: live proceedings from Baitul Futuh, including Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:05 Eid Milan programme
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 The Life of… : a documentary on the life of Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Kahlifatul Masih V. [R]
15:20 Eid-ul-Fitr: repeat of proceedings including Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
18:30 Arabic Service: Eid special
19:00 MTA International News
19:40 Moshaairah: an evening of poetry organised by Majlis Ansarullah UK, in the presence of Hadhrat Khalifatul Masih V.
20:55 Eid-ul-Fitr: repeat of proceedings from Baitul Futuh, including Eid Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 19 September , 2008 | Issue No. 38

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

امن، عالمگیر اخوت اور خدا کی رضا پر سرِ تسلیم خم کرنا احمدیوں کی پہچان ہے۔ احمدی رفاہ عامہ میں انسانیت کی بھلائی کے لئے بڑے بڑے کام جیسے طبّی و تعلیمی سہولتوں میں آگے قدم بڑھانے نیز اس طرح کی مساجد کی تعمیر کے منصوبہ جات میں بھی مشہور ہیں۔ ہم خلیفہ کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ برملا اور بلاخوف وخطر ان متشدّد طریقوں اور عقائد کی مذمت کرتے ہیں جو متشدّد لوگ تشدّد کرنے کے لئے بطور جواز پیش کرتے ہیں اور جنہوں نے مذہب کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ تمام کیلگری کے عوام، صوبہ البرٹا کے عوام اور تمام کینیڈا کے عوام اس مسجد کو دیکھ کر محسن اور فیض رساں صحیح اسلام کا اصل چہرہ دیکھ سکیں گے اور ان کا بھی جو اس کے نام کی پرستش کرتے ہیں۔

احمدیوں نے کینیڈا کو گلے لگایا ہے اور اب کینیڈا نے بھی احمدیوں کو گلے لگا لیا ہے۔

(مسجد بیت النور کیلگری (کینیڈا) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ خصوصی تقریب میں وزیر اعظم کینیڈا آنریبل سٹیفن ہارپر کا ایڈریس)

وزیر اعظم کینیڈا کی حضور انور سے ملاقات اور حضور کی معیت میں مسجد بیت النور کیلگری کا وزٹ اور پرچم کشائی۔

اس خصوصی تقریب میں وزیر اعظم کینیڈا کے علاوہ متعدد اہم سیاسی وسماجی شخصیات کی شمولیت اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد اور جماعت احمدیہ کے حق میں نیک تمناؤں کا اظہار۔ میئر آف کیلگری، میئر آف سسکاٹون، میئر آف برامپٹن، برٹش کولمبیا کے وزیر اعلیٰ کا پیغام۔ اسی طرح البرٹا کی صوبائی اسمبلی کے بعض ممبران، سسکاٹون شہر کے سابق میئر، صوبہ سیسکاچواں کے وزیر انصاف اور اٹارنی جنرل اور لبرل پارٹی اور حزب اختلاف کے لیڈر کے ایڈریسز اور جماعت احمدیہ کی مذہبی وانسانی بلند اقدار پر خراج تحسین۔

خطبہ جمعہ، واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی الگ الگ کلاسز میں اہم ہدایات۔ فیملی ملاقاتیں۔ تقریب عشائیہ۔ تقریب آمین

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4/جولائی 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ساتھ بیت النور کیلگری کا افتتاح ہو رہا تھا۔ نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں وینکوور، ایڈمنٹن، مانٹریال، سیسکاٹون، ٹورانٹو، ہملٹن، بریمپٹن اور بعض دیگر جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے سفر طے کر کے شامل ہوئے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کر کے کیلگری پہنچیں اور نماز جمعہ میں شامل ہوئیں۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت النور تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی 25/جولائی 2008ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمدللہ جماعت احمدیہ کینیڈا کو ایک اور مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ گو کہ نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح تو ہو چکا ہے لیکن رسمی افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیلگری میں ایک لمبے عرصہ سے مسجد کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ کچھ سال پہلے اگر مسجد بنتی تو ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی اور خوبصورت مسجد نہ بنتی۔

حضور انور نے فرمایا: کل جب مَیں ائرپورٹ پر پہنچا ہوں تو شہر کے میئر اور کچھ صوبائی اسمبلی کے ممبران ائرپورٹ پر ریسیو (Recieve) کرنے آئے ہوئے تھے اُن سے بھی باتیں کرتے ہوئے مَیں نے کہا کہ امید ہے کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے شہر میں ایک خوبصورت اضافہ ہو گی۔ تو سب نے اس کی خوبصورتی کی تعریف کی اور مجھے بتایا کہ مختلف سڑکوں سے اس مسجد کا خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے۔ مَیں نے اُس وقت مسجد دیکھی نہیں تھی لیکن ائرپورٹ سے آتے ہوئے دُور سے ہی اس کا مینارہ اور گنبد نظر آئے۔

حضور نے فرمایا: پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے جماعت احمدیہ کینیڈا کو اس علاقے میں ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دی۔ یہ مسجد جو تقریباً 15 ملین ڈالر کی لاگت سے بنی ہے اور یہاں یہ جگہ بھی بڑی اچھی مل گئی ہے۔ چار ایکڑ کا رقبہ ہے۔

اس مسجد کا نقشہ اس لحاظ سے بہت خوبصورت اور اچھا ہے کہ ایک تو مسجد کا مین ہال (Main Hall) ہے۔ عورتوں اور مردوں کا جو مسقّف حصہ ہے اس میں 10 ہزار 4 سو مربع فٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایک ملٹی پرپز (Multy Purpose) ہال بھی ہے 7 ہزار 200 مربع فٹ کا۔ ڈائننگ ہال ہے تقریباً 18 سو مربع فٹ کا ہے۔ رہائش کے حصے ہیں، جماعت اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ تو ایک اچھا بڑا کمپلیکس (Complex) ہے۔ بہرحال فی الحال تو جماعتی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ضرورتیں بھی بڑھاتا رہے اور اُس کے حضور مزید پیش کرنے کی اور مزید مسجدیں بنانے کی توفیق بھی ہم پاتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد کو یا مسجدوں کو جماعت کے پھیلنے کا ذریعہ بتایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد بھی اس مقصد کو پورا کرنے والی ہو اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ایک سے اگلی مسجد بھی تعمیر ہوتی رہے اور جاگ لگتی چلی جائے۔

مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے، پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت باخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تو تب خدا برکت دے گا"۔

حضور نے فرمایا: پس خالص خدا کے ہونے والے مسجد کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور آپ کی بیعت کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ مسجد کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ یہ حق جیسا کہ آپؑ نے فرمایا اُس وقت ادا ہو گا جب سب مل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں گے اور اس باجماعت نماز سے غرض علاوہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے یہ ہے کہ اتفاق اور اتحاد کو ترقی ہو اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کیا جائے۔ صرف مسجدیں بنانا کام نہیں، بلکہ یہ مسجدیں اس وقت کارآمد ہوں گی جب ان میں خدا کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں اور خدا کی مخلوق کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں۔ ورنہ ایسی مساجد جو یہ حق ادا نہیں کر رہیں ان کو خدا تعالیٰ نے مسجد ضرار کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جو مومنوں کے دل جوڑنے کی بجائے، جو ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ کرنے کی بجائے یا کروانے کی بجائے، مومنوں میں پھوٹ ڈالنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔ آج دیکھ لیں اُن لوگوں کی مساجد یہی کردار ادا کر رہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو نہیں مانا۔ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے اور اگر کسی جگہ پر کہیں کسی میں آپس میں اتفاق ہے بھی تو جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے دینے پر اتفاق ہے۔ نفرتوں کے لاوے ابل رہے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں سے۔ کئی غیر از جماعت بھی بعض دفعہ اس بات کا برملا اظہار کر جاتے ہیں کہ جو امن اور پیار کے درس تمہاری مساجد سے دیئے جاتے ہیں اس سے ہماری مساجد خالی ہیں۔

حضور نے فرمایا پس آج ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ پس ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہمیشہ اپنی حالتوں کے جائزے لیتے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں